صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 10 ستمبر 2021ء بمطابق 02صفر المظفر 1443ہجری صبح گیارہ بجے منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اوراس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

اَلرَّحْمٰنُ ۙ○ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ○ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ○ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ○ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ○ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۙ○ اَلَّا تَطْغَوْا فِى الْمِيْزَانِ ○ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ○ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۙ○ فِيْهَا فَاكِهَةٌ ۙ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ۔

(ترجمہ): رحمٰن نے۔اس قرآن کی تعلیم دی ہے۔اُسی نے انسان کو پیدا کیا۔اوراسے بولنا سکھایا۔سورج اور چاند ایک حساب کے پابند ہیں۔اور تارے اور درخت سب سجدہ ریز ہیں۔آسمان کو اُس نے بلند کیا اور میزان قائم کر دی۔اِس کا تقاضا یہ ہے کہ تم میزان میں خلل نہ ڈالو۔انصاف کے ساتھ ٹھیک ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔زمین کو اس نے سب مخلوقات کے لیے بنایا۔اس میں ہر طرح کے بکثرت لذیذ پھل ہیں کھجور کے درخت ہیں جن کے پھل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں۔ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيم۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ ’کوئسچنز آور‘: محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ، کوئسچن نمبر12682۔

* 12682 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیاوزیر ہاؤسنگ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ اسفندیار ولی ٹاؤن شپ منصوبہ محکمہ کے زیر غور ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اب تک اس منصوبے کے حوالے سے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ نیز اس اہم منصوبے پر کام شروع نہ کرنا محکمہ کی کارکردگی پر سوالیہ نشان نہیں ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ): (الف) جی نہیں محکمہ ہاؤسنگ کے تحت اسفندیار ولی ٹاؤن شپ کا کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے۔

(ب) جواب ندارد۔

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو سپیکر صاحب۔ سر، جو سوال ہے اس میں میرا سپلمنٹری سوال یہ ہے کہ اسفندیار ولی ٹاؤن شپ کے حوالے سے میں نے پوچھا ہے تو پہلے تو میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ آیا اس سکیم کو ٹاؤن شپ کو ختم کیا گیا ہے یا صرف نام تبدیل کیا گیا ہے۔

Mr. Speaker: Dr. Amjad Ali Khan Sahib! Respond, please.

جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ شگفتہ ملک صاحبہ نے جو سوال کیا ہے تو ہمارے ریکارڈ کے مطابق اسفندیار ولی ٹاؤن شپ بالکل ہمارے پاس اس طرح کی کوئی سکیم موجود ہی نہیں ہے تو اس لئے ہم نہیں کہہ سکتے اس کا نام تبدیل ہوا ہے کیونکہ 2014 سے Portfolio میرے ساتھ تھا پھر ’گیپ‘ آگیا نئی گورنمنٹ میں تو یہ سکیم ہمارے پاس نہیں ہے جی۔

جناب سپیکر: جی شگفتہ ملک صاحبہ! وہ کہتے ہیں ایسی کوئی ہے ہی نہیں سکیم۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر! یہ جو انہوں نے ڈیپارٹمنٹ نے ایک غلط بیانی سے کام لیا ہے سر، یہ جو نام ہے انہوں نے گندھارا ویلی سٹی کے نام سے اس کو چینج کیا ہے۔ یہ جو اسفندیار ولی ٹاؤن شپ کا نام چینج کیا گیا ہے اور اس کے بعد جو دوسرا نام ہے تو اس پہ ابھی بھی سیکشن فور تھا جو کہ ابھی ختم کر کے لوگوں کے لئے خرید وفروخت کا راستہ کھول دیا ہے۔ سر، نام جو ہے صرف نام جو ہے باقی Continuation وہی ہے ویلی جو گندھارا ویلی ہے وہ نام رکھا گیا ہے لیکن اس سوال کے جواب میں جو مجھے جواب دیا گیا ہے سر، یہ غلط بیانی کی گئی ہے۔

شاید منسٹر صاحب کے علم میں بھی یہ بات نہیں ہے لیکن ڈیپارٹمنٹ نے ٹیکنیکل طریقے سے جو کام کیا ہے مجھے معلوم ہے اس حوالے سے سر۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر ہاؤسنگ: جناب سپیکر سر، جو گندھارا ہاؤسنگ سوسائٹی کے نام سے سکیم ہے وہ پراونشل ہاؤسنگ اتھارٹی نہیں کر رہی وہ پی ڈی اے کر رہی ہے تو میرے خیال میں وہ دوبارہ کوئسچن لے کے آئیں اور پی ڈی اے سے اس بات پر پوچھا جائے۔

جناب سپیکر: اس کا جواب لوکل گورنمنٹ دے گی۔

وزیر ہاؤسنگ: ہاں وہ لوکل گورنمنٹ دے گی۔

جناب سپیکر: دوبارہ کوئسچن دیں جی، وہ آپ نے پھر ان کو لکھا تو ان کا جواب تو یہی تھا تو کوئسچن دوبارہ Again put کریں تاکہ اس کا لوکل گورنمنٹ جواب دے جی If that is PDA نہ تو وہ تو ان کے ساتھ ہے۔

محترمہ شگفتہ ملک: تو سر، اگر یہ ٹھیک ہے سر، اگر یہ نہیں ہے تو سر! پھر مجھے اس کا جو خسرہ جو موضع یہ سارے مجھے جس جگہ کا تعین انہوں نے پہلے کیا تھا اور اب ہے تو وہ Detail kindly مجھے پھر فراہم کرے ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ جو خسرہ موضع اور جو جگہ کا تعین ہے کہ وہ چینج تھا، یہ چینج ہے تو وہ مجھے تفصیل فراہم کرے ڈیپارٹمنٹ اگر یہ مجھے منسٹر صاحب وہ کر دیں۔

جناب سپیکر: کوئی تفصیل آپ کے پاس ہے تو وہ دے دیں ان کو، چیک کرلے ڈیپارٹمنٹ۔

وزیر ہاؤسنگ: جناب سپیکر صاحب، میں نے کہا کہ یہ جو گندھارا سٹی ہے اس پہ جو سیکشن فور لگایا ہے وہ لوکل گورنمنٹ نے لگایا ہے تو اس لئے میرے پاس اس کی کوئی بھی معلومات نہیں ہے۔ اگر یہ اپنی تسلی چاہتی ہے تو دوبارہ یہ کوئسچن لے کے آئے لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ تفصیلی جواب دے دے گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ کوئسچن نمبر 12695، محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ۔

* 12695 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع باجوڑ (سابقہ فاٹا) محکمہ ٹرانسپورٹ کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ محکمے کے لئے کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے؛

(ii) مذکورہ محکمے کو کتنا فنڈ ریلیز کیا گیا ہے؛

(iii) مذکورہ محکمے نے کتنا فنڈ تاحال خرچ کیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(سوال کا محکمانہ جواب موصول نہیں ہوا)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! یہ ٹرانسپورٹ کے بارے میں ہے اور یہ ڈیفر بھی ہوا تھا، کبھی کبھی ہم بڑے یعنی کشادہ دل ہو جاتے ہیں، کبھی کبھی ہم کہتے ہیں سپیکر کو بھی خوش کر دیں، منسٹر کو بھی خوش کر دیں، مطمئن ہیں جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوسچن نمبر 12982، حمیرا خاتون صاحبہ۔

* 12982 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) اس وقت صوبہ بھر میں محکمہ میں تعینات مرد و خواتین ملازمین کی الگ الگ سکیل اور ضلع وار تعداد کیا ہے؛

(ب) محکمہ میں تعینات نرسز، کمپیوٹر آپریٹرز، کلرکس، ڈرائیوروں اور دیگر مرد و خواتین کلاس فور ملازمین کی الگ الگ ضلع وار تعداد کیا ہے؛

(ج) صوبہ بھر میں محکمہ اور اس کے ماتحت پراجیکٹس کے دفاتر، کمپیوٹروں اور گاڑیوں کی ضلع وار تعداد کیا ہے، اس کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات نے پڑھا):

(الف) تفصیلات لف ہے (Annex-1)

(ب) تفصیلات لف ہے۔ (Annex-2)

(ج) تفصیلات لف ہے۔ (Annex-3)

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، بلدیات کے محکمے سے سوال کیا تھا۔ اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جواب کے مطابق صوبہ بھر میں محکمہ بلدیات میں ہزاروں کی تعیناتی، کمپیوٹرز کی تعداد جو دی گئی ہے اس میں آپریٹرز جو ہیں وہ نہ ہونے کے حساب سے ہیں مثلاً پشاور میں 351 کمپیوٹرز ہیں اور صرف ایک کمپیوٹر آپریٹر ہے، مردان میں 200 کمپیوٹرز ہیں اور صرف ایک آپریٹر ہے۔ اسی طرح ایبٹ آباد میں 212 کمپیوٹرز موجود ہیں لیکن آپریٹر ایک بھی نہیں ہے۔ ڈی آئی خان میں

بھی 176 کمپیوٹرز موجود ہیں لیکن کمپیوٹر آپریٹر کوئی نہیں ہے اور صوبہ بھر میں محکمہ بلدیات کے تحت گاڑیوں کی جو صورتحال ہے وہ بھی کافی تشویشناک ہے۔ پشاور ڈائریکٹوریٹ میں 13 گاڑیاں ہیں اور صرف پانچ ڈرائیورز ہیں۔ صوابی میں صورتحال الٹ ہے جہاں پر محکمہ بلدیات کے پاس ایک گاڑی ہے جبکہ ڈرائیورز پانچ ہیں۔ اچھا اس میں جو ہے اب Merged اضلاع ہیں، اس میں یہاں سے بھی زیادہ بہت بری صورتحال ہے۔ یہاں پر سات اضلاع میں ڈرائیورز کی ایک ایک آسامی پہ ڈرائیور کی جو خالی ہے وہاں پہ نہ گاڑی ہے اور ڈرائیور جو ہے وہ موجود ہے۔ تو اب میری یہ ریکویسٹ ہے کہ اس سوال کے اس متضاد جواب کو اگر آپ کمیٹی میں ریفر کریں پلیز اس لئے کہ اس اعداد و شمار کے مطابق میرے پاس جو ہے اس میں بہت سارے ضمنی سوالات ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> Who will respond لوکل گورنمنٹ کا۔

<u>جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی وزیراعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات):</u> سر!

<u>Mr. Speaker</u>: Kamran Bangash Sahib! Respond, please.

<u>معاون خصوصی وزیراعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات:</u> سر! بہت شکریہ آپ کا۔ محکمہ بلدیات کے تحت تقریباً چار ذیلی ادارے کام کرتے ہیں جن میں لوکل کونسل بورڈ ہے، ڈی جی لوکل گورنمنٹ ہے، پی ڈی اے ہے اور سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ہے یہ چار جو Major ہیں اور پھر اس کے علاوہ باقی پراجیکٹس ہیں۔ انہوں نے جو پہلا کوسچن پوچھا ایک تو ان کے سوال کا کافی تفصیل میں ڈیپارٹمنٹ نے جواب دیا ہے تو وہ کلیئر ہے۔ انہوں نے جو کوسچن پوچھا ہے کہ اگر اتنے زیادہ کمپیوٹرز ہیں تو کمپیوٹر آپریٹرز کیوں نہیں ہیں تو پہلی بات تو یہ ہے کہ آج کل اکیسوی صدی میں ہم رہ رہے ہیں، اکیسوی صدی میں اگر کوئی ایکسیئن کام کرتا ہے اگر کوئی اے ڈی کام کرتا ہے اگر کوئی جونیئر کلرک کام کرتا ہے اگر کوئی Even ویلج کونسل سیکرٹری ہے وہ کام کرتے ہیں تو ان کو کمپیوٹر آپریٹر کی ضرورت نہیں ہے وہ خود Use کر سکتے ہیں تو ایسی میرے خیال سے جو کمپیوٹر آپریٹر کی پوسٹ ہے اس کو اب ہر جگہ پہ Utilize کیا جا رہا ہے تو وہ Specifically جو کمپیوٹر آپریٹر جو Past میں ابھی بھی ہمارے آفسز میں بھی ہے وہ جو ہے اب بہت زیادہ Transform ہو چکا ہے پہلی بات تو یہ ہے۔ دوسری جو ڈرائیورز کی انہوں نے بات کی ہے گاڑیوں کی تعداد اور ڈرائیورز تو کچھ گاڑیاں ایسی ہیں جو منتخب بلدیاتی نمائندگان کے لئے ہیں جو کہ ابھی کھڑی ہیں۔ دوسرا جو 'پول' میں گاڑیاں ہوتی ہیں ان کے لئے بھی جو 'پول' میں گاڑی ہے وہ اگر متعلقہ آفیسر کو ضرورت ہے تو وہ Accordingly اپنے ڈرائیور سے یا اپنے جو ان کو Service providers ہیں اکثر لوگ خود بھی

Drive کرتے ہیں یہ کلچر بھی ہمیں زیادہ سے زیادہ پروموٹ کرنا چاہیئے کہ لوگ خود Drive کریں۔ تو میرے خیال سے اس میں کوئی ایسی دوسری رائے نہیں ہے اگر کوئی کمپیوٹر آپریٹر نہیں ہے تو کوئی بندہ اگر خود کمپیوٹر Use کر رہا ہے تو اس میں کچھ لوگوں کے پاس Laptops ہوں گے کچھ کے پاس Tablets ہوں گے تو میرے خیال سے ایسی کوئی وہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو، تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 12798، جناب صلاح الدین صاحب۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: جی جی حمیرا خاتون صاحبہ انہوں نے جواب دے دیا۔

محترمہ حمیرا خاتون: سپیکر صاحب! انہوں نے جواب دے دیا ہے اس سے کم از کم ممبر کا اتفاق ہونا یا کم از کم نہ رائے دینا تو حق بنتا ہے نا۔ میں یہ کہہ رہی ہوں کہ دیکھیں جو Merged areas میں ہیں اس وقت محکمے کے پاس جو ہیں 56 گاڑیاں ہیں اور 67 ڈرائیوز ہیں۔ جو منسٹر صاحب فرما رہے ہیں میں نے ان کمپیوٹرز کی تعداد نہیں پوچھی سوال میں کہ وہ کہ آیا خود میں نے تو یہی پوچھا تھا کہ کتنے کمپیٹورز ہیں کتنے آپریٹرز ہیں پھر چاہیئے تھا کہ جواب میں بتا دیا جاتا یہ نہ بتایا جاتا نا پہلے انہوں نے یہ کیوں بتایا کہ کچھ تو وہ جو ہیں کمپیوٹر آپریٹرز استعمال کر رہے ہیں تو باقی کمپیوٹرز کا کیا ہو رہا ہے۔ تو جواب تو مجھے پورا نہیں دیا گیا نا سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: دیکھے کوئسچن کا جواب جو ان کے پاس تھا انہوں نے دے دیا آپ Agree ہیں تو کہہ دیں، Agree ہیں، نہیں Agree تو کہہ دیں نہیں Agree ہیں I will put it for the voting تاکہ آگے چلتے جائیں۔ یہ سوال جواب میں دو گھنٹے ضائع ہو جائیں گے اور آج بڑا Important ہے رحیم اللہ یوسفزئی صاحب کے اوپر بھی لوگوں نے بات کرنی ہے کوئسچنز آور کے بعد۔

محترمہ حمیرا خاتون: سپیکر صاحب! اس کو کمیٹی میں ریفر کریں نا پلیز اس میں کوئی مسئلہ تو نہیں ہے، کمیٹی میں جانے کا کیا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: جی یہ کہتی ہیں کمیٹی کو ریفر کریں۔ میڈم کہتی ہے کمیٹی کو ریفر کریں۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات: سر! ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ جو میں نے ڈیٹیل میں Answer دیا ہے جو قبائلی اضلاع کے لئے بہت بڑی ریکروٹمنٹ ہو رہی ہے۔ اگر گاڑیاں زیادہ ہیں تو

ریکروٹمنٹ پراسیس میں ہے تو میرے خیال سے اس کوئسچن کے ساتھ ہم اس بات پہ Agree نہیں ہیں کہ یہ کمیٹی کے پاس جائے تو ووٹنگ کر دیں، پلیز۔

جناب سپیکر: پہلے یہ بات ختم ہونے دیں ناذر الیاقت صاحب، جی انہوں نے بتادیا۔

محترمہ حمیرا خاتون: بس آپ فیصلہ کریں سپیکر صاحب، مجھے آپ کی بات منظور ہے اگر آپ کو لگ رہا ہے کہ جی۔

جناب سپیکر: اب ٹھیک ہے یہ جواب دے دیا انہوں نے اب تو اس کے آگے کیا کیا جائے۔

محترمہ حمیرا خاتون: یہ ایسے ویسے مجھے نہیں پتہ، پتہ نہیں کہ کیوں ڈیپارٹمنٹس جو ہیں اس بات پہ منسٹر صاحب مصر ہیں کہ وہ کمیٹیوں میں سوالات نہیں بھجوا رہے۔ جب سوالات نہیں جا رہے یہاں سے تو پھر کیا ہو رہا ہے مجھے تو اس کا اندازہ نہیں ہے آپ نے خود کئی دفعہ رولنگ دی ہے کمیٹیوں کی جن کی میٹنگز نہیں ہوئی، ان کا آپ کو وہ بتایا جائے ان کا کسی نے آپ کو نہیں بتایا تو کمیٹیز میں سوال نہیں جا رہے تو پھر کیا ہو گا۔

جناب سپیکر: آپ کو پتہ ہے کہ کمیٹی میں جانے کے دو ہی طریقے ہیں یا تو منسٹر Yes کر دے تو کمیٹی میں چلا جائے گا یا ووٹنگ میں وہ ہو جائے تو کمیٹی میں جائے گا۔ سپیکر کے پاس تو ایسا کوئی ایسا اختیار نہیں ہے کہ وہ کسی چیز کو اٹھا کے کمیٹی میں بھیج سکے ورنہ میں بھیج دیتا۔ صلاح الدین نہیں ہیں، Not around۔ سراج الدین صاحب ہیں؟ Lapsed، کوئسچن نمبر 13059 ہے سراج الدین صاحب کا۔ عنایت اللہ صاحب، کوئسچن نمبر 13109، عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر! میرا، اس کے بعد تو میرا نمبر ہے۔

جناب عنایت اللہ: بس ٹھیک ہے ان کو دے دیں۔

جناب سپیکر: اچھا میرے پاس تو اس ترتیب میں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سیریل نمبر پانچ، 12912، سراج الدین صاحب کے بعد میرا نمبر ہے

جناب سپیکر: آپ کر لیں خوشدل خان صاحب، 12912۔

* 12912 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2013 سے اب تک محکمہ نے PK-70 اور PK-71 میں مختلف ترقیاتی منصوبوں کی منظوری دی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2013 سے اب تک محکمہ نے PK-70 اور PK-71 میں کون کونسی سکیموں کی منظوری دی ہے، کون کونسے منصوبے مکمل ہوئے ہیں، سڑکیں، سکولز اور پُل وغیرہ کی تفصیل نام وائز فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جناب ریاض خان معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات):

(الف) جی ہاں ترقیاتی منصوبوں کی منظوری دی ہے۔

(ب) سال 2013 سے اب تک محکمے نے PK-70 اور PK-71 میں مختلف منصوبے منظور ہو چکے ہیں جن کی تفصیل لف ہے (Annex –I & II)

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر! آپ، آج کچھ جلدی میں مجھے نظر آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: آپ مجھے جلدی جلدی مطلب ہے بھیج دیں کیا جلدی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں کوئی ایسی بات بالکل بھی نہیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ میرا کوئسچن نمبر ہے 12912۔ اس میں میں آپ کی توجہ دو الفاظ کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ آیا یہ درست ہے کہ سال 2013 سے، میں نے ڈیپارٹمنٹ سے 2013 سے پوچھا ہے۔ اب تک محکمہ نے PK-70 اور PK-71 میں مختلف ترقیاتی منصوبوں کی منظوری دی ہے؟ ہاں دی ہے۔ اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2013 سے اب تک محکمہ نے PK-70 اور PK-71 میں کون کونسی سکیموں کی منظوری دی ہے، کون کونسے منصوبے مکمل ہوئے ہیں، سڑکیں، سکولز اور پُل وغیرہ کی تفصیل نام وائز فراہم کی جائے؟۔ سر، آپ Next page پر ملاحظہ فرمائیں یہ جو انہوں نے Annexure لگایا ہے، یہ جتنی بھی ہیں انہوں نے Cost آپ ذرا دیکھیں ملاحظہ میں، سارے دیکھیں "Work stopped due to non availability of fund"۔ اب یہ سارے پیج پر آپ ملاحظہ فرمائیں تین جو سکیمیں ہماری ہیں That have been stopped due to non availability of fund اور دوسرے کے سامنے ہے کہ Under process۔ تو آخر جب ہم صبح اخبار اٹھاتے ہیں تو ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کہتے ہیں کہ ہم نے سارا مطلب ہے فنڈز ریلیز کر چکے ہیں۔ سابقہ منصوبے کمپلیٹ ہو چکے ہیں پھر یہاں پر جب وزیر خزانہ صاحب مطلب ہے یہاں آتے ہیں پھر وہ یہ بات کرتے ہیں۔ دیکھیں یہ آپ دیکھئے یہ 2013 سے پہلے والے مطلب ہے

سکیمیں اس پر ہیں اور اس کے بعد 2017 میں تو یہ کب کمپلیٹ ہوں گے۔ آخر مطلب ہے مجھے یہ سپیشل اسسٹنٹ یہ ہمیں بتادیں کہ کب تک آپ مطلب ہے فنڈز ریلیز کریں گے، کیا آپ کے پاس فنڈز نہیں ہے؟ یہ اتنے پرانے منصوبے ہیں اور ابھی تک یہ کمپلیٹ نہیں ہیں۔ سر، آپ دوسرا پیج ذرا ملاحظہ فرمائیں، یہ اس میں لکھا ہے: "Construction of the Ghari Chandan Bala road, work stopped due to non availability of fund" پر۔ اب سر، یہ افسوس کی بات یہ ہے کہ یہ بہت پرانا یہ ہے 2011 اور 2012 کا ہے اور ابھی تک یہ کمپلیٹ نہیں ہوا ہے۔ سر! اسی طرح اب دوسرے کیسز بھی دیکھ لیں آپ پیج آخر میں یہ پیج ذرا ملاحظہ فرمائیں یہاں پر Constructions ہیں، یہ ہے جناب آخر سے۔ آپ دوسرا سر، اس کے ساتھ جو Annexure II لگا ہوا ہے تو اس کے آخر سے، آخر سے اگر شروع کرلیں تو وہ دیکھ لیں سر، عجیب بات ہے کہ کس طرح ہمیں Answer دیتے ہیں۔ ہمارا ریاض بھائی بھی یہ ذرا دیکھ لیں، آپ بھی اٹھالیں، ہے سر! آپ کے سامنے ہے۔ سر! یہ جب آپ کے سامنے ہو تو پھر پتہ چل رہا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ہے نا میرے ساتھ۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: سر! اب یہاں ان کے سارے کالم خالی ہیں اور یہاں پر یہ دیکھیں، یہ کہتے ہیں Government High School Azakhel Playground، یہ کہتے ہیں 2014-15 Completed, 2016-17, Completed۔ مجھے سمجھ نہیں آرہا ہے کہ اس کے سامنے نہ سکیم نمبر ہیں، نہ اے ڈی پی نمبر ہے، نہ سال ہے کہ یہ کس سال میں انہوں نے مطلب ہے یہ ریلیز کیا ہے اور یہ کب منظور ہو چکے ہیں؟ کس مطلب ہے نوٹیفکیشن منظوری اور پھر یہاں پر اور یہ میں ہاؤس میں بالکل واضح الفاظ میں کہتا ہوں کہ یہ غلط بیانی ہے There is no playground in this School۔ میں ریکویسٹ کرتا ہوں آپ سے کہ Kindly اس پر آپ کمیشن مقرر کرلیں، ایک دو ایم پی ایز کو آپ مطلب ہے اور یہ وزٹ کرلیں کہ اس میں یہ Playground ہے، یہ اسی خانے میں دو دفعہ کہ یہ Playground 2014-15 میں کمپلیٹ ہوا ہے، پھر یہ کہتے ہیں کہ 2016 اور 17 میں اور اس کے سامنے کچھ بھی نہیں ہے کہ آیا ان کے لئے کتنی Amount allocate ہوئی تھی، کب ہوئی تھی اور مطلب ہے کہ اس سے کتنی ریلیز ہوئی ہے؟ تو یہ سارے ایسے کو سچنز ہیں۔ دوسرا سر، اس میں ڈیپارٹمنٹ نے میں نے کہا ہے کہ اس میں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے وہ ایک دو سکیمز کو انہوں نے چھوڑا ہے۔ انہوں نے اس ایکسینئن صاحب

نے ان کا ذکر ہی نہیں کیا ہے، تو وہ اس میں ان کا ہے، یہ ان کا اپنا ہے یہ ہمارے PK-70 اور 71 میں اس وقت کے منسٹر صاحب نے، شاہ فرمان نے دو کو اپ گریڈ کیا تھا، ایک بی ایچ یو اضاخیل کو کیا تھا اور دوسرا بی ایچ یو میر اسوڑیزئی پایاں کو، تو اس میں انہوں نے ذکر ہی نہیں کیا ہے کہ ان کی کیا پوزیشن ہے، یہ ذرا دیکھ لیں مطلب ہے یہ میرے پاس ہے، یہ ان کی جو Monthly review ہے، اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ اس کا ٹینڈر ہوا ہے کچھ بھی نہیں اور یہ جو ہے 2016 اور 17 کا ہے۔ تو سر، آپ ذرا اس کو ملاحظہ فرمائیں، اس سے تو مطلب یہ ہے کہ اگر 2013 سے لے کر اب تک یہاں پر PK-70 اور 71 میں کوئی میگا پراجیکٹ نہ بنا ہے، نہ کوئی کالج ہے، نہ کوئی Playground ہے، نہ کوئی سکول ہے، تو آخر یہ چھ سات سال تو ان دونوں حلقوں کے عوام کو بلاوجہ محروم رکھا گیا تھا، کوئی مطلب ہے ایسی نہیں ہے تو میں اسے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ان کا مجھے جواب دے دیں، یہ بہت ضروری کوسچن ہے، It is related to the public interest اور عوام کے ہیں، تھینک یو سر۔

Mr. Speaker: Minister Sahib! Respond, please.

جناب ریاض خان (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات): جی شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، جس طرح ہمارے بھائی سینیئر ہیں، خوشدل خان صاحب نے جو سوال کیا ہے دو تین باتوں کے متعلق PK-70 اور 71 کے ڈیویلپمنٹل جتنے بھی کام ہیں، میں اس کی ڈیٹیل، ایک ایک پہ اس نے بھی بات کی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اس طرح ہے کہ جو ہماری پالیسی ہے گورنمنٹ کی اور جس طرح یہاں پر Releases کے حوالے سے بات ہوئی تو کوئی بھی ایسی سکیم نہیں ہے کہ جس کو فنڈ ریلیز نہیں ہوا ہے، Allocation اس کی جتنی تھی جو Umbrella schemes تھے Funds availability کو دیکھ کے ہر ایک سکیم کو کچھ نہ کچھ ریلیز ہوا ہے ضرور، اس طرح ہے نہیں۔ یہ ٹینڈر کے حوالے سے بھی بات کی ہے، 70 اور 71 کی، تو PK-71 کے جتنے بھی ٹینڈر ہیں ان کے ورک آرڈرز بھی ایشو ہو چکے ہیں جتنے بھی ہیں، پراسیس ان کا کمپلیٹ ہو چکا ہے PK-71 کا اور PK-70 کے جو ہیں کیونکہ اس کی Cost twenty million سے زیادہ تھی تو اس میں سے ظاہری بات ہے، Single stage two envelope پہ اس کا ہوا ہے، تو اس میں Technical bid بھی ہے، تو پھر ظاہری بات ہے اس Technical bid کی Evaluation دیکھ کے کمیٹی ایک پراسیس سے گزر کے اس پہ تھوڑا ٹائم لگتا ہے تو اس کی بھی Technical bid کی Opening ہو چکی ہیں اور دو تین دنوں میں جو ہیں اس کے Financial bid کی Opening ہو جائے گی اور پراسیس جو ہے اس کے ٹینڈر کا کمپلیٹ ہو جائے گا۔ رہی بات فنڈز کے

حوالے سے، سکیمز کے حوالے سے، تو اس میں سے یہاں پر ڈیپارٹمنٹ نے جو بھی جواب دیا ہے ظاہری بات ہے اس کو دیکھ کے Ground realities کو دیکھ کے ریکارڈ کو دیکھ کے وہی جواب دے سکتے ہیں۔ اس طرح کی بات نہیں ہے کہ اس میں کوئی غلط بیانی ہو یا اس میں سے کوئی چیز چھپی ہو۔ جو سکیمیں کمپلیٹ ہیں، وہ بالکل کمپلیٹ ہو چکی ہیں کوئی اس طرح کی اس میں دو رائے نہیں ہیں، اور فنڈز جتنی اس کی ہیں، ہر ایک کو اپنی اپنی Allocation ہو چکی ہے، کام اس پہ شروع ہے، خوشدل خان صاحب مجھے ایک سکیم پہ بتادیں کہ اس سکیم پہ کام ہو نہیں رہا میں نے کل بھی ایکسین سے جو ہماری Restructuring ہوئی ہے ڈیپارٹمنٹ کی پشاور ہائی وے ون اور ہائی وے ٹو، اس کا حلقہ جو تھا 70 اور 71، پہلے اس کے ساتھ تھا تو ابھی ون کے ساتھ ان کا حلقہ ہے، میں نے کل بھی ڈیٹیل لی ہے، خود ایکسین سے بات کی ہے کہ کون کونسی سکیمیں ہیں جو فنڈز کے حوالے سے اس پہ کام نہیں ہے، تو مجھے بتایا یہ گیا ہے کل بھی، کہ کوئی بھی ایسی سکیم نہیں ہے کہ اس پہ کام شروع نہیں ہے ہر سکیم پہ کام ہو رہا ہے اور باقی اگر ان کو کچھ اس پہ تحفظات ہیں یا کچھ اس طرح کی بات ہے تو میں ہر وقت Available بھی ہوں، یہ میرے آفس آ سکتے ہیں، میں ایکسین کو، چیف کو بلا کے ان کے ساتھ ایک ایک سکیم پہ جو ہے ان کے ساتھ میں بات بھی کر سکتا ہوں اور اس کی پراگریس سارا کچھ اب یہاں پر ایک ایک سکیم پہ ہم بات کریں گے تو ظاہری بات ہے پھر تو ٹائم بھی اس پہ زیادہ لگے گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: میں اس کے جواب سے بالکل مطمئن نہیں ہوں، انہوں نے جو ان کا ایکسین ہے، میں بار بار یہ کہتا ہوں Being a representative of the people, being a representative of the people کیا میں جھوٹ بولتا ہوں کہ ان کا ایکسین وہ سچ بول رہا ہے یہ مجھے یہ بتادیں میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ یہاں پر یہ لکھا گیا ہے Government High School Azakhel Playground (PK-10) Peshawar، یہ یہاں پر یہ میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ یہ آپ نے کس اے ڈی پی کے تحت مطلب ہے آپ نے ریلیز کیا؟ اس کو Allocation کتنی ہوئی تھی، کتنے پیسے ابھی تک ریلیز ہو چکے ہیں؟ یہ کہہ رہے ہیں یہ کمپلیٹ ہو چکا ہے، یہ اس میں لکھا ہے 2014-15 میں Completed، یہ پھر لکھا ہے 2016-17 میں Completed، یعنی ایک سکیم کو یہ دو سال میں بتادیں کہ یہ 2014 میں بھی کمپلیٹ ہو گیا پھر 2017 میں کمپلیٹ ایک ہی سکیم ہے۔ تو آپ

ذرا مہربانی کر کے اس ہاؤس کو بتائیں کہ یہ Playground گورنمنٹ ہائی سکول اضاخیل میں آپ نے کس اے ڈی پی کے تحت مطلب ہے منظوری دی گئی ہے اور کتنی Allocation کی گئی تھی اور یہاں اس پر کام ہوا ہے یا نہیں ہوا ہے، کیونکہ آپ کے سارے جو خانے ہیں وہ خالی پڑے ہوئے ہیں، صرف Completion کے دو خانے بھرے ہیں تو آپ مجھے یہ بتائیں، ہاؤس کو بتائیں مجھے نہ بتائیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر صاحب۔

<u>معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات:</u> سپیکر صاحب، اگر ایک ایک سکیم کے حوالے سے پھر بات ہو تو سیدھی سادھی بات ہے یہاں پر لکھا ہے یہاں پر بلڈنگ ڈویژن نے کہ جو سکیمیں Ongoing ہیں اس پہ کام شروع ہے اور جو Completed ہیں تو کمپلیٹ ہو چکے ہیں۔ اب اگر اس میں سے، اے ڈی پی نمبر اس پہ نہیں لکھا ہے تو اس میں سے اے ڈی پی نمبر لکھنے کی کیا اس کی ضرورت ہے اگر سکیم کمپلیٹ ہے، Site پہ کام ہو چکا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> تب آپ کیا کہتے ہیں؟ وہ کہتا ہے جو کام کمپلیٹ ہو گیا ہے، آپ کہتے ہیں ہوا ہی نہیں ہے۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ:</u> ہوا نہیں ہے میں تو یہی کہہ رہا ہوں، پرسوں بھی میرا اس پہ جھگڑا تھا کہ ہوا نہیں ہے۔ دو آدمی کو آپ یہاں سے آنریبل ممبرز کو دو لے لیں، پی ٹی آئی کے لے لیں، رولنگ پارٹی کے لے لیں، کوئی بھی یہاں سے آپ جائیں اور دیکھ لیں کہ وہاں پر ہے یا نہیں ہے؟ اگر ہے اور یہ کمپلیٹ ہے تو پھر میں اسمبلی میں نہیں آؤں گا اور اگر نہیں ہے تو پھر مطلب ہے یہ خود سزا، یہ سزا کتنی دیں گے بس یہ آسان سی بات ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر صاحب۔

<u>معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات:</u> سپیکر صاحب، اس طرح ہی میں نے ان کو کہا ہے اگر اس کو کچھ ہیں اس میں تحفظات تو یہ آفس میں آ کے بیٹھ جائے میں ایکسیئن کو بلالوں گا اس کو بلا کے۔

<u>جناب سپیکر:</u> خوشدل خان صاحب یہ کہتے ہیں کہ جو سکیمیں ڈیپارٹمنٹ نے لکھا ہے کمپلیٹ وہ موقع پہ ہے ہی نہیں ہے۔

<u>معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات:</u> نہیں خیر میں یہ تو ان کے ساتھ Agree نہیں کر سکتا کہ ڈیپارٹمنٹ جواب دیں اور یہ کہتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہے۔ ابھی یہ اگر کسی بات کو جھوٹ کہے تو میرا اس سے کیا لینا دینا میں تو یہی بتا رہا ہوں کہ یہ یہاں آ کے بیٹھ جائیں، آفس آئیں میں ایکسیئن کو بلا کے،

ڈیپارٹمنٹ کو بلا کے اگر اس کی کچھ اس طرح کی چیز ہے، اگر نہیں ہے تو میں نے تو جواب دے دیا ہے باقی ان کی مرضی ہے اگر یہ مانیں مانیں، نہ مانیں نہ مانیں۔

جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب۔ خوشدل خان صاحب کے پاس فلور ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جی۔

جناب سپیکر: جی آپ کے پاس فلور ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: میں یہ عرض کر رہا ہوں آپ ذرا یہ نکالیں سر، آپ ذرا دیکھ لیں نا، ہے آپ کے پاس؟

جناب سپیکر: جی ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ دیکھیں، ان کے سارے خانے خالی ہیں یا نہیں ہیں، صرف جو ایک خانہ ہے 2014, Complete پھر آگے لکھا ہے 2017, Complete، ایک ہی سکیم کی بات کرتے ہیں تو یہاں لکھنا چاہیئے تھا، میرا سوال یہ ہے کہ منظوری کب دی گئی ہے، پھر یہ کونسی سکیم ہے اے ڈی پی کی، یہاں پر مجھے کیا پتہ ہے کہ یہاں پہ کتنے پیسے انہوں نے ریلیز کئے ہیں؟ یہاں کمپلیٹ لکھا ہے۔ اب یہاں پہ لکھا ہے کہ کمپلیٹ، ہوا میں کمپلیٹ ہوا ہے۔ میں اس حلقے سے تعلق رکھتا ہوں، میں Daily وہاں آتا جاتا ہوں، تو کیا میں اتنا سینیئر آدمی ہوتے ہوئے آپ کے سامنے میں جھوٹ بولوں گا، مجھے کیا کوئی دشمنی ہے، میری ریاض کے ساتھ دشمنی ہے، ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ دشمنی ہے؟ ایک عوام کی بات لاتا ہوں اور یہ مطلب ہے یہ ڈیپارٹمنٹ کو غلط طریقے سے Defend کرتے ہیں۔ یہ ایسا دفاع نہیں کرنا چاہیئے آپ کو، آپ کو Fair ہونا چاہیئے، آپ نے Oath لیا ہے اور آپ نے Oath میں کہا ہے کہ میں سچ بولوں گا۔

جناب شیر اعظم وزیر: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی شیر اعظم وزیر صاحب، سپلیمنٹری۔

جناب شیر اعظم وزیر: سپلیمنٹری ایک طرف خوشدل خان جو Public representative ہے۔ He represents several hundred peoples, how he can be expected to tell lie on the floor of the House, number one. On the other hand honourable Minister replies according to the version of XEN تو concerned, Executive Engineer concerned, he doesn't say himself یہ ٹھیک ہے میں نے دیکھا ہے I am satisfied and the scheme is completed in all respect, the question is simple, he indirect, he says indirectly pro-

XEN, here the honourable Member says, there is nothing on the ground about the scheme. Simple is the arbitration, arbitration, arbitration rest with the Honourable Speaker۔ آپ Arbitration کریں، اس کو معلومات دیں، دو آنریبل ممبرز بھیج دیں، doesn't it matter that may be from the ruling party.

جناب سپیکر: اوکے۔ خوشدل خان صاحب! یہ جو سکیمیں آپ بتا رہے ہیں یہ کونسے Year کی ہیں، یہ جو سکیمیں کمپلیٹ ہیں یہ کونسے Year کی ہیں؟ کونسے سال کی ہیں؟ جو کمپلیٹ سکیمیں ہیں جو آپ کہتے ہیں کہ نہیں ہیں موقع پہ، یہ Year کونسا ہے؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ 2014-15 ہے پھر 16-17 لکھا ہے۔

جناب سپیکر: 2015-16 سال، ریاض خان صاحب! خوشدل خان صاحب ایک سینیئر ممبر ہے، جب وہ کہہ رہے ہیں کہ اگر میری بات جھوٹی ثابت ہو جائے تو میں اس ہاؤس میں نہیں آؤں گا، میرے خیال میں اس سے بڑی بات کوئی نہیں ہوتی So I will request to refer this to the Standing Committee for detailed discussion and deliberation because یہ کہتے ہیں سکیم ہی نہیں ہے وہاں موقع پہ، اگر کسی ڈیپارٹمنٹ نے 16-17 میں ایسا کیا ہے۔

جناب ریاض خان (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات): نہیں یہاں پر تو خوشدل خان صاحب نے یہی کہا ہے کہ اس کا اے ڈی پی نمبر نہیں لکھا ہے، یہ نہیں ہے، ڈیٹیل نہیں ہے اس کی بات ہوئی ہے، یہ تو سر یہاں پر جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: نا نا وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ بھئی یہ سکیم موقع پہ ہے ہی نہیں اور ڈیپارٹمنٹ نے لکھ لیا ہے Completed، ایسی بات ہے، یہی بات ہے۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات: سکیم ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: سکیم ہی نہیں ہے۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات: اچھا بھیج دیں، کمیٹی کو بھیج دیں پھر دیکھ لیں گے، بھیج دیں بھیج دیں۔

جناب سپیکر: وہ کہتے ہیں کہ میں اسمبلی نہیں آؤں اگر میری بات جھوٹی ثابت ہو جائے، تو بس ٹھیک ہے۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات: ٹھیک ہے، بھیج دیں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 12912 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Question No. 12912 is referred to the concerned Committee.

(Interruption)

جناب سپیکر: سراج الدین صاحب ہیں جی، نہیں ہیں۔ جی ملک صاحبہ، جی جی شگفتہ ملک صاحبہ! سپلیمنٹری تو نہیں رہا اس کا، یہ تو ختم ہو گئی بات، یہ تو ختم ہو گئی۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر! یہ جو سراج صاحب کا کوسچن ہے اس پہ میں سپلیمنٹری، Already Houseکی پراپرٹی ہے سر۔

Mr. Speaker: Yes.

* 13059 _ جناب سراج الدین (سوال محترمہ شگفتہ ملک نے پیش کیا): کیا وزیر ہاؤسنگ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی خالی پوسٹوں کی ضلع اور سکیل وار تعداد کتنی ہے۔ نیز ان خالی پوسٹوں پر تقرریوں کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر بھرتی ہونے والے ملازمین کی ضلع اور سکیل وار تعداد کتنی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ): (الف) صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت معذوروں کی مخصوص نشستوں پر دو آسامیوں پر معذور بھرتی کئے گئے ہیں جبکہ خواتین اور اقلیتوں کے مخصوص نشستوں پر بھرتی کے لئے کسی نے بھی درخواست نہیں دی ہے۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت معذوروں کی مخصوص نشستوں پر بھرتی ہونے والی ملازمین کی تعداد دو ہے جس کی تفصیل یہ ہے:

1۔ ٹریسر (سکیل۔05)

2۔ پائپ فٹر (سکیل۔05)

جبکہ خواتین اور اقلیتوں کے مخصوص نشستوں پر بھرتی کے لئے کسی نے بھی درخواست نہیں دی ہے۔

محترمہ شگفتہ ملک: اس پہ سر، یہ جو سوال ہے Important ہے اور میں مشکور ہوں کہ سراج صاحب نے تمام ڈیپارٹمنٹس سے یہ سوال کیا ہے لیکن بڑے افسوس کی بات ہے، آپ سر! اس سوال کو دیکھئے اور آپ جواب کو دیکھئے انہوں نے ڈسٹرکٹ وائز جو تفصیل کی بات ہے، مجھے بہت افسوس ہے کہ ہمارے منسٹرز صاحبان کھڑے ہو کے اپنے ڈیپارٹمنٹ کو Defend کرتے ہیں لیکن ان کو یہ نہیں پتہ کہ وہ کم از کم دیکھیں کہ ایم پی اے نے جو سوال کیا ہے جواب میں ڈیپارٹمنٹ نے کیا دیا ہے۔ سر، یہ بہت اہم ایشو ہے اس پہ آپ تھوڑا سا رولنگ دیں کہ ڈیپارٹمنٹ سوالات کے جوابات جس طریقے سے دے رہے Kindly ہیں سر، اس میں منسٹرز صاحبان کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کی کلاس لیں کہ کیسے ایم پی ایز کو سوالات کے جوابات دیتے ہیں اور مجھے سمجھ نہیں آرہی ہے کہ یہ ڈسٹرکٹ وائز انہوں نے لکھا ہے کہ پورے گزشتہ پانچ سالوں میں دو بندوں کو، اب یہ کیسے ممکن ہے کہ اسپیشل جو ہمارے معذور لوگ ہیں جو ہمارے ینارٹی صرف دو بندوں کو انہوں نے پانچ سال میں کیا ہیں یہ تو سب بڑی زیادتی ہے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، ہاؤسنگ منسٹر صاحب! یہ کوسچن نمبر ہے 13059، یہ اس پہ انہوں نے سپلیمنٹری کیا ہے Mover is not around۔

جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ): تو سپیکر صاحب، جو موؤر ہے سوال کا وہ تو ہے ہی نہیں۔

جناب سپیکر: لیکن کوسچن ہاؤس کی پراپرٹی ہوتی ہے وہ Lapse ہو جاتا ہے لیکن انہوں نے اس پہ سپلیمنٹری کر دیا ہے تو یہ کر سکتے ہیں As per rule۔

وزیر ہاؤسنگ: اچھا ٹھیک ہے ویسے تو۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: چلیں آپ بھی رنجیت سنگھ صاحب! سپلیمنٹری کر لیں، رنجیت سنگھ صاحب۔ مائیک کھولیں رنجیت سنگھ صاحب کی۔

جناب رنجیت سنگھ: Sir Thank you so much۔ سپیکر صاحب، اسی کوسچن سے Related یہ بات ہے کہ سر، اس میں پہلے کہا گیا تھا کہ صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی خالی پوسٹوں کی ضلع اور سکیل وار تعداد کتنی ہے؟ تو سر، اس میں انہوں نے بتایا ہے کہ معذوروں کی تعداد تو بتا دی ہے لیکن انہوں نے اقلیتوں کی اور خواتین کی نہیں بتائی گئی اور سر، پھر آخر میں انہوں جواب

میں یہ بھی کہہ دیا کہ خواتین اور اقلیتوں کی مخصوص نشستوں پر بھرتی کے لئے کوئی درخواست نہیں آئی۔ سر، یہاں پہ کلاس فور کی سیٹ ہوتی ہے میں اقلیتوں کے حوالے سے بات کر رہا ہوں تو ایک پوسٹ ہوتی ہے اور اس پہ چار چار ہزار درخواستیں آتی ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے یہاں پہ انہوں نے تعداد نہیں بتائی یا پھر مجھے اس پہ یہ بھی Doubt ہے شاید انہوں نے جو اس پوسٹوں کو ایڈورٹائز کیا گیا ہے تو اس میں اقلیتوں کے لئے کوئی کوٹہ رکھا نہیں گیا ہوگا یا اس میں اس کا ذکر ہی نہیں ہوگا یا تو اس وجہ سے درخواستیں نہیں آئی ہوں گی ورنہ اس چیز پہ میں بالکل مطمئن نہیں ہوں کہ وہاں پہ یہاں پہ ایک نشست کے لئے، ایک پوسٹ کے لئے چار چار ہزار درخواستیں آتی ہیں تو ڈیپارٹمنٹ میں کیسے نہیں آئی ہوں گی؟۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، ایک تو بالکل میں شگفتہ ملک صاحبہ کے اس کوئسچن سے اتفاق کرتا ہوں کہ یہ ڈیپارٹمنٹ نے جو یہاں پہ جواب دیا ہوا ہے یہ غلط دیا ہوا ہے۔ جو ابھی میں نے اپنے سیکرٹری صاحب کو یہاں پہ Lobby میں بلایا میں نے کہا کہ آپ، تو انہوں نے باقاعدہ سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ کو یہ لیٹر بھی لکھا ہوا ہے کہ ہمارے پاس چار پوسٹیں خالی ہیں لیکن جس طرح، جب بھی ہم اس کی ریکروٹمنٹ کریں گے تو ان شاء اللہ ان کو ہم Fill کریں گے۔ ہم نے سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ کو بھی یہ لیٹر لکھا ہے لیکن یہ جو ڈیپارٹمنٹ نے غلط جواب دیا ہوا ہے، یہاں پہ بھیجا ہے تو میں نے اپنے ایڈیشنل سیکرٹری صاحب کو کہا کہ باقاعدہ طور پہ ان سے Explanation call کریں کہ آپ نے اسمبلی کو کیوں غلط جواب دیا ہے۔ باقی جو رنجیت سنگھ صاحب کی بات ہے تو بالکل یہ تو ریکارڈ پہ ہے کہ چونکہ ہاؤسنگ آپ کو پتہ ہے اتنا بڑا محکمہ نہیں ہے ابھی بنتا جا رہا ہے، ابھی بہت سے سکیمیں آ رہی ہیں تو اس وجہ سے اس میں چار پانچ سال سال بعد جو ہے نا نئی بھرتیاں جو ہیں نا ہوتی ہیں لیکن اس میں مجھے پتہ ہے Personally میں نے دیکھا ہے کہ اس میں جو پہلے ہوئی تھی کوئی چار پانچ سال پہلے تو اس میں کسی اقلیتی ممبر کسی نے بھی اپلائی نہیں کیا تھا اور یہ ریکارڈ پہ ہوتا ہے۔ اگر اس طرح کے کوئی آپ کو بندے معلوم ہیں کہ انہوں نے اپلائی کیا ہے اور اس کو شامل نہیں کیا تو اس کو بالکل ہم Bound ہیں، ڈیپارٹمنٹ کو ہم Bound کرتے ہیں کہ وہ اس کو پھر کریں لیکن ان شاء اللہ ابھی جو ہماری ایڈورٹائزمنٹ ہوگی اس میں باقاعدہ اقلیت کے لئے جو سی ایم صاحب نے کہا تھا پانچ پرسنٹ کوٹہ ہے تو اس حساب سے ان شاء اللہ یہ چار پوسٹیں جو خواتین کی ہیں، اقلیت کی ہیں، اس کے علاوہ جو سپیشل پرسنز کی ہیں وہ الحمدللہ ہم نے Fill کی ہیں اور اس کی ڈیٹیل بھی دی ہے تو میں شگفتہ صاحبہ کی اور

اس سے بھی اور میں نے ابھی سیکرٹری، اپنے ایڈیشنل سیکرٹری صاحب کو کہا کہ باقاعدہ Explanation call کریں کہ آئندہ اسمبلی میں وہ غلط جواب نہ دیا کریں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ میں ڈاکٹر امجد صاحب! آپ سے Expect کرتا ہوں کہ یہ جو آپ نے Explanation call کرنی ہے انکوائری کرنی ہے، اس کا ریزلٹ ہمیں بھی بتایا جائے اسمبلی کے فلور پہ کہ آپ نے کیا ایکشن لیا ہے ایسے لوگوں کے خلاف جو اسمبلی کے ساتھ مذاق کرتے ہیں اور غلط جواب دیتے ہیں اور یہ میں Aspect کرتا ہوں کہ یہ Warning type punishment نہیں ہو گی Some exemplary punishment آپ دیں گے اور پھر ہمیں اس فلور پہ آپ آگاہ کریں گے۔ تھینک یو۔ عنایت اللہ خان صاحب، 13109۔

جناب عنایت اللہ: یہ ہمارے ایکس فاٹا کے دوست بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی؟

جناب عنایت اللہ: یہ جو ہمارے دوست بیٹھے ہوئے ہیں ان کو بتادیں کہ ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو میں نے دیکھے ہی نہیں ہیں۔

جناب عنایت اللہ: یہ ذرا آپ دیکھیں سر، آپ کی اسمبلی میں۔

جناب سپیکر: تو آپ دیکھیں، (قہقہہ) یہ ہمارے فاٹا والے ہیں، ایکس فاٹا؟

جناب عنایت اللہ: ایکس فاٹا کے لوگ ہیں جی۔

جناب سپیکر: وہ منسٹر لاء ان سے مذاکرات کر رہے ہیں، منسٹر لاء مذاکرات کر رہے ہیں ادھر۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، اس مرتبہ بلاول آفریدی بھی بیٹھے ہیں۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! ۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: اس مرتبہ بلاول آفریدی بھی ان کے ساتھ ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب!

جناب عنایت اللہ: وہ آپ کے اتحادی تھے اب انہوں نے اپوزیشن جوائن کی ہے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جناب عنایت اللہ خان صاحب، کوئسچن نمبر 13109۔

* 13109 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر ہاؤسنگ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ ہذا کے تحت کتنی ہاؤسنگ سکیمیں چل رہی ہیں؛
(ب) کتنی ہاؤسنگ سکیموں کو مکمل کیا جاچکا ہے، کتنی زیر تکمیل ہیں اور کتنی پائپ لائن میں ہیں تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ): (الف) صوبائی ہاؤسنگ اتھارٹی، محکمہ ہاؤسنگ خیبر پختونخوا کے تحت پانچ ہاؤسنگ سکیمیں چل رہی ہیں۔

(ب) صوبائی ہاؤسنگ اتھارٹی، محکمہ ہاؤسنگ خیبر پختونخوا کے تحت سکیموں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ تکمیل شدہ سکیمیں:
- ناساپا فلیٹس، چارسدہ روڈ
- ملازئی ہاؤسنگ سکیم، ورسک روڈ
- سول کوارٹرز فلیٹس، فیز۔ون کوہاٹ روڈ

2۔ زیر تکمیل سکیمیں:
- جلوزئی ہاؤسنگ سکیم، نوشہرہ
- ہائی رائز فلیٹس، فیز۔فائیو حیات آباد پشاور
- حویلیاں ٹاؤن شپ، ایبٹ آباد
- جرما ہاؤسنگ سکیم، کوہاٹ
- سول کوارٹرز فلیٹس، فیز۔ٹو کوہاٹ روڈ پشاور

3۔ پائپ لائن سکیمیں:
- ہنگو ٹاؤن شپ، ہنگو
- میڈیا کالونی، دنگرام ہاؤسنگ سکیم سوات
- نشتر آباد ملٹی پلیکس، پشاور
- ورسک ون اپارٹمنٹس، ورسک روڈ پشاور
- ورسک ٹو اپارٹمنٹس، ورسک روڈ پشاور
- ٹکڑا اتھری، سٹی سنٹر پشاور
- پی ایچ اے ہائی رائز، پبی نوشہرہ

- پی ایچ اے ہائی رائز، مردان
- ڈھیری زرداد ہائی رائز، چارسدہ
- پی ایچ اے ریذیڈنشیا، سوڑیزئی پشاور

جناب عنایت اللہ: سر، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ سر، جب سوال ہم پوچھتے ہیں تو ہمارے ذہن میں کچھ کا ان کا End point ہوتا ہے۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ اس ڈیپارٹمنٹ کی پرفارمنس آڈٹ ہو، اس کے نتیجے میں Accountability ہو، Transparency ensure ہو، Good governance ہو اور سروس ڈیلیوری بہتر ہو، یہ چار پانچ چیزیں ہمارے ذہن کے اندر ہوتی ہیں۔ اس لئے ہم جب جواب مانگتے ہیں تو اسی Context میں مانگتے ہیں۔ میرے چار ضمنی سوالات ہیں، میرے چار ضمنی سوالات ہیں اور میں چاہوں گا جناب سپیکر صاحب، کہ منسٹر صاحب Focus ہو کے ان کا جواب دیں ادھر ادھر کی بات نہ کریں۔ ایک یہ کہ جو انہوں نے جواب دیا ہے میں نے ہاؤسنگ کے حوالے سے پوچھا ہے کہ صوبے کے اندر آپ کے کمپلیٹ ہاؤسنگ سکیم کتنے ہیں پائپ لائن میں کتنے ہیں اور زیر تکمیل کتنے ہیں؟ یہ مجھے بتائیں ہاؤسنگ پورے صوبے کے اندر شروع کس طرح کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: Order in the House please, order in the House please.

جناب عنایت اللہ: ہاؤسنگ کے لئے کیا Criteria ہوتا ہے ایک کوسچن یہ ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ اس حکومت کے دور میں کتنے لانچ ہوئے، کتنے کمپلیٹ ہوئے؟ Specifically اس حکومت کا بتادیں اور Specially جو نئی ہاؤسنگ سکیم ہے، اس کی Context میں بتادیں کہ نئی ہاؤسنگ سکیم جو آپ نے پاکستان کے اندر پورے پاکستان کے اندر اس کے حوالے سے ایک فضاء ہموار کی تھی اس میں کے پی کے اندر کتنے یونٹ بنے ہیں اور کتنے لانچ ہوئے ہیں؟۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوکے۔

جناب عنایت اللہ: اور آخری سوال میرا یہ ہے کہ کیا آپ ہاؤسنگ سکیموں کو لانچ کرتے ہوئے زرعی زمینوں کی Protection کے حوالے سے سوچتے ہیں کیونکہ ہماری زرعی زمینیں جو ہیں وہ Erode ہوتی جارہی ہیں۔ وہ پرائیویٹ سوسائٹی اور گورنمنٹ سوسائٹی کھاتی جارہی ہیں، وہ ختم ہوتی جارہی ہے، تو یہ میرے تین سوالات ہیں، میں چاہوں گا منسٹر صاحب ان تینوں پہ Focus ہو کے مجھے جواب دیں۔

جناب سپیکر: جی ڈاکٹر امجد خان صاحب۔

جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ): شکریہ جناب سپیکر صاحب، عنایت اللہ صاحب جب بھی کوئی سوال لے کے آتے ہیں تو اس سے مجھے تو کم از کم خوشی ہوتی ہے کیونکہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں اس پراگریس کے بارے میں بھی وہ پوچھتے ہیں تو یہ اچھی بات ہے کہ اس ایوان کو بھی اور عوام کو بھی پتہ چلے کہ کونسا ڈیپارٹمنٹ کس طرح کام کر رہا ہے۔ تو ان کے جو سوالات تھے ان کے جوابات تو انہوں نے دیئے ہیں لیکن یہ جوابات بھی میرے خیال میں کمپلیٹ اس طرح نہیں ہے کہ انہوں نے پوچھا ہے کہ کتنی ہاؤسنگ سکیمز ہیں اور کتنی کمپلیٹ ہیں اور کتنی پائپ لائن میں ہیں؟ تو ایک تو میں ذرا دو تین منٹ لوں گا تاکہ جو سکیمیں ہماری کمپلیٹ ہیں ناسا پہ فلیٹس ہیں یا جلوزئی ہاؤسنگ، سول کوارٹرز کے جو زیر تکمیل سکیمیں ہیں، ان کے بارے میں میں تھوڑا سا ڈیٹیل ایوان کو بتادوں کہ جو ہماری جلوزئی ہاؤسنگ سکیم ہے یہ تقریباً کوئی ساڑھے نو ہزار کنال پر مشتمل ہے۔ اس میں تین Phases پہ، دو Phases پہ کام تقریباً 95% سول ورک کمپلیٹ ہے۔ اس کے تقریباً جتنے بھی پلاٹس ہیں، وہ سارے کے سارے بک چکے ہیں یعنی ساری الاٹمنٹ ہو چکی ہے۔ اس میں صرف جو Five percent کام رہتا ہے وہ بجلی اور سوئی گیس کا رہتا ہے۔ بجلی کے لئے ہم نے ایک بلین روپے واپڈا کو جمع کرائے ہیں تاکہ اس پہ ہم ایک گرڈ بنالیں، گرڈ سٹیشن بنالیں۔ تو ان شاء اللہ اس کی Approval ہو چکی ہے اور ان شاء اللہ Within month یا Two months اس پہ کام شروع ہو گا اور ان شاء اللہ ہم چاہتے ہیں کہ اس کو چار پانچ مہینے میں کمپلیٹ کر کے کیونکہ ہم نے لوگوں کو Possession letters بھی دیئے ہیں یعنی ابھی بھی اگر کوئی بندہ وہاں پہ گھر بنانا چاہتا ہے یا کچھ لوگوں نے شروع کیا ہے تو وہ بنا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ جو ہماری دوسری سکیم ہے، ہائی رائز، فیز فائیو میں جو ہے، یہ بھی 90% کمپلیٹ ہے اور کل میں نے اپنے ڈائریکٹر کو بلایا تھا ڈائریکٹر ہاؤسنگ کو، میں نے ان سے پوچھا کہ اس میں ہم نے لفٹ لگانے تھے، لفٹ پہنچ چکے تھے اس کی کیا پوزیشن ہے تو انہوں نے مجھے کہا کہ لفٹ ان شاء اللہ Next week آرہا ہے اس میں کمپلیٹ ہو جائیں گے تو ان شاء اللہ نومبر میں یا دسمبر میں ان شاء اللہ اس کو مکمل طور پہ کمپلیٹ کر کے جو الاٹیز ہیں ان کو ان شاء اللہ Handover کریں گے۔ تو یہ وہ سکیمیں ہیں جو تقریباً کمپلیٹ ہیں، کمپلیشن کی طرف ہیں۔ حویلیاں ٹاؤن شپ میں بھی بجلی بھی ہو گئی ہے ابھی سوئی گیس کا تھوڑا سا کام رہتا ہے تو وہ بھی تقریباً 99% کمپلیٹ ہے۔ اس طرح جرما ہاؤسنگ سکیم میں ہمارے پاس Litigation میں لوگ گئے ہوئے تھے۔ ایک بریگیڈیئر صاحب تھے انہوں نے کیس کیا ہوا تھا الحمد للہ وہ کیس ہم نے ہائی کورٹ اور سپریم میں جیتا تو الحمد للہ اس پہ بھی تقریباً 90% کام کمپلیٹ

ہے اور باقی ایک دو دن میں ایک دو مہینے میں کمپلیٹ ہو جائے گا۔ باقی ابھی جو انہوں نے پوچھا ہے کہ ہاؤسنگ کے لئے Criteria کیا ہے جو ان کا ضمنی کوسچن ہے۔ تو جناب سپیکر صاحب، ہاؤسنگ آپ کو پتہ ہے کہ پوری دنیا میں ایک مسئلہ ہے۔ انسان جب پیدا ہوتا ہے تو ان کے لئے سب سے پہلے خوراک کے بعد Shelter کی ضرورت ہوتی ہے، گھر کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو اس کے لئے جتنی بھی ہماری ہاؤسنگ سکیمیں ہیں تو جو ہماری جلوزئی ہے یا ہماری ہنگو ٹاؤن شپ ہے جو زیر تکمیل ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> منسٹر صاحب! بریف کریں چونکہ نماز کا ٹائم بھی آگے آ رہا ہے اور ایجنڈا ابھی طویل ہے۔

<u>وزیر ہاؤسنگ:</u> سپیکر صاحب، تو Criteria یہی ہے کہ ابھی تو ہماری جتنی بھی سکیمیں ہیں تقریباً 90% وہ State Land پہ ہیں یعنی جو State Land ہمیں گورنمنٹ نے دی ہوئی ہے اس پہ ہم نے سکیمیں کی ہیں۔ دوسرا جو ان کا ہے کہ کتنی ہاؤسنگ سکیمیں اس گورنمنٹ میں کمپلیٹ ہوئی ہیں تو پچھلا جو میں نے کہا کہ یہ چار پانچ سکیمیں تقریباً ایک دو مہینے یعنی دسمبر تک کمپلیٹ ہو جائیں گی جو ان کا ایک اور ضمنی کوسچن ہے کہ نیا پاکستان ہاؤسنگ سکیم کے بارے میں تو نیا ہاؤسنگ سکیم جو پی ایم صاحب نے شروع کیا تھا، اس میں سوڑ یزئی ہاؤسنگ سکیم جو تقریباً دس ہزار کنال پہ ہے سوڑ یزئی میں، اس میں ہم نے باقاعدہ طور پہ ایک ایڈورٹائزمنٹ بھی دی تھی، Allottees بھی اس میں لوگوں نے اپلائی بھی کیا۔ اس میں اپلائی کے بعد لوگوں کے پلاٹس بھی نکل آئے، ان کو الاٹمنٹ لیٹرز بھی ملے ہیں لیکن وہاں پہ ایک مسئلہ بنا ہوا ہے جو وہاں کے لوکل لوگ ہیں جو زمین ہم نے، یہ زمین میرے خیال میں پچھلی گورنمنٹ میں جو 2013 سے پہلے گورنمنٹ تھی، اس میں خریدی گئی تھی تو اس میں زمین کے قابضین کا اور مالکان کا مسئلہ ہے کیونکہ پیسے تو حکومت نے مالکان کو دینے تھے جو قابضین ہیں وہ نکل آتے ہیں جب ہماری ٹیم وہاں پہ سروے کے لئے چلی جاتی ہے تو اس کا ہم نے باقاعدہ طور پر ہر مہینے اس کی رپورٹ ہم چیف منسٹر صاحب کو، گورنر صاحب کو اور چیف سیکرٹری صاحب کو بھیجتے ہیں اور اسی پہ ابھی کام لگا ہوا ہے تو ان شاء اللہ بہت جلد وہ جو تنازع، Dispute ہے وہ حل ہو جائے گا اور ان شاء اللہ اس پر کام شروع ہو گا۔ جو چوتھا ان کا ضمنی کوسچن ہے، وہ زرعی زمین کے بارے میں ہے تو ہماری کلیئر پالیسی ہے ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ کی، ہمارے ایکٹ میں بھی ہے کہ جہاں پہ ایگریکلچر لینڈ آئے گا تو وہاں پر ہم ہاؤسنگ سکیم نہیں کریں گے۔ تو یہ ہماری بالکل دو ٹوک پالیسی ہے اگر اس طرح کی کوئی سکیم ان کے، ان کو پتہ ہے کہ اس طرح کی کوئی سکیم ہے جہاں پہ زرعی زمین استعمال ہو رہی ہے تو یہ ہمیں Mention کر سکتے ہیں ملاکنڈ میں جو چکدرہ یہ جو ہمارا ایکسپریس وے

سوات جہاں پہ ختم ہوتا ہے اس کی اس سائیڈ پر جب جاتے ہیں تو Right side پہ سیکشن فور لگا تھا پانچ ہزار کنال پہ، اس وقت میرے پاس یہ Portfolio نہیں تھا جب میں آیا میں نے یہ کہا کہ یہ تو میرا علاقہ ہے، یہ تو ساری زرعی زمین ہے، یہاں پر چاول کی کاشت ہوتی ہے، یہاں پر باغات ہیں۔ تو میں نے الحمد للہ Within one month وہ Denotify کیا وہ جگہ کیونکہ زرعی زمین ہم بالکل استعمال نہیں کرتے۔ شکریہ۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> سر! میں-----

<u>جناب سپیکر:</u> عنایت خان صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> کچھ سوالات ایسے تھے کہ جن کا جواب انہوں نے نہیں دیا ہے اور ایک تو ساؤنڈ کا بھی مسئلہ ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ ہم مسلسل ریکویسٹ کرتے رہے ہیں کہ ساؤنڈ سسٹم کو Improve کیا جائے کیونکہ جب منسٹر جواب دے رہا ہوتا ہے تو وہ ہمیں سمجھ نہیں آتی ہے تو اس لئے میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ایک تو اس کو Improve کیا جائے۔ میں Specifically دو چیزیں پوچھ رہا ہوں، اس پر منسٹر صاحب Focus ہو کر جواب دیں، یعنی زیادہ لمبی بات کریں تو اسمبلی کا بھی وقت ضائع ہو جائے گا اور ان کا بھی وقت ضائع ہو جائے گا۔ ایک میں نے کہا ہے کہ Criteria کیا ہے کہ کیونکہ آپ کی اس لسٹ کے اندر، صوبے کے اندر محدود چند اضلاع ہیں، آپ نے ان اضلاع کو کیسے سلیکٹ کیا ہے۔ نئے ہاؤسنگ کو Launch کرنے کا آپ کا Criteria کیا ہے؟ کیا Demand based ہے، کیا آپ نے پورے صوبے کا کوئی ماسٹر پلان تیار کیا ہے ہاؤسنگ کے حوالے سے، ایک یہ بتا دیں۔ دوسرا میں نے Specifically یہ پوچھا تھا کہ جو آپ کا نیا ہاؤسنگ سکیم ہے، پاکستان ہاؤسنگ سکیم جو عمران خان کے اعلان کے بعد Announce ہوا تھا، اس میں کے پی کے اندر آپ نے ابھی تک Physically کوئی ہاؤسنگ سکیم Launch کیا ہے کہ نہیں کیا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر صاحب۔

<u>وزیر ہاؤسنگ:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ بالکل عنایت صاحب نے جو کہا ساؤنڈ کا مسئلہ ہے جب ممبر کو نسچین کر لیتا ہے تو ہمیں بھی پوری سمجھ نہیں آتی۔ تو یہ ساؤنڈ سسٹم اگر ٹھیک ہو جائے کیونکہ بہت سے، بہت دفعہ یہ Question raise ہوا ہے کہ یہ ساؤنڈ سسٹم شاید پرانا ہو چکا ہے یا اس میں کوئی Defect

ہے تو ان کی بات صحیح ہے۔ ایک تو Criteria کے بارے میں اس نے کہا تو میں نے عرض کیا تھا کہ یہی Criteria ہے کہ جہاں پر ہمیں Non-Agriculture Land ملتی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہم عنایت صاحب! کسی ایکسپرٹ کو بلاتے ہیں، میں نے ہدایات دے دی ہیں یہ کہتے ہیں کہ ساؤنڈ کا مسئلہ نہیں ہے اس ہال کی کنسٹرکشن کا مسئلہ ہے کہ اس کے اندر گونج پیدا ہوتی ہے اور پہلے بھی گونج کو ختم کرنے کے لئے اس کی Carpeting کی گئی تھی تو کسی ایکسپرٹ کو بلاتے ہیں پھر ہم اس کے ساتھ ڈسکس کرتے ہیں کہ What is the solution of that۔ جی منسٹر صاحب۔

وزیر ہاؤسنگ: سپیکر صاحب! عنایت صاحب تو کہتا ہے کہ شارٹ جواب دے دیں لیکن میں اگر شارٹ دوں گا تو پھر آپ کہیں گے کہ آپ نے پورا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے دو باتیں پوچھی ہیں آپ سے۔ ایک یہ کہ Criteria کیا ہے نئی ہاؤسنگ سکیم کے لئے اور دوسرا انہوں نے پوچھا ہے کہ جو فیڈرل گورنمنٹ نے ہاؤسنگ سکیم شروع کی ہے کیا اس میں سے کوئی سکیم Physical On ground آئی ہے یا نہیں؟

وزیر ہاؤسنگ: اچھا میں بتاتا ہوں۔ سپیکر صاحب، جو پہلا سوال ہے ان کا، میں نے پہلے بھی جواب دیا۔ یہی Criteria ہے کہ جہاں پہ ہمیں Non-Agriculture Land ملتی ہے ہم وہاں پہ ہاؤسنگ سکیم، ڈیمانڈ سارا کے پی میں ہے۔ ہمارے پاس کم از کم ابھی بھی سات لاکھ سے نو لاکھ تک گھروں کی شارٹ فال ہے تو ہمیں تو، لیکن اس میں پچھلی گورنمنٹ میں بھی اور اس گورنمنٹ میں بھی میں نے جتنے بھی کمشنرز صاحبان ہیں پورے صوبے کے، ان کو لیٹر کیا، ڈی سیز کو لیٹر کیا۔ اب جو Merged districts ہیں ان کے ڈی سیز صاحبان کو بھی میں نے لیٹر کیا کہ جہاں پہ بھی State land ہے، جہاں پہ بھی اس طرح کے لوگ ہیں جو لینڈ شیئرنگ پہ ہمارے ساتھ آنا چاہتے ہیں، ان کے لئے باقاعدہ ہم نے ایڈورٹائزمنٹ بھی دی ہے۔ لینڈ شیئرنگ کے وقت جلوزئی میں ہمارے پاس ابھی ساڑھے چار ہزار کنال اور بھی آ گئی تو ڈیمانڈ تو ہر جگہ پہ ہے لیکن Criteria یہی ہے کہ اگر Non-Agriculture Land ملے، State Land ملے یا لینڈ شیئرنگ پہ کوئی آنا چاہتا ہے یا پی پی پی موڈ پہ آنا چاہتا ہے تو ہم اس کے ساتھ پورے صوبے میں ہم Committed ہیں کہ ہم پورے صوبے کو Shelter فراہم کریں۔ No profit no loss پہ جتنا ہمارا خرچہ آتا ہے اس پہ ہم پلاٹس لوگوں کو دیتے ہیں کوئی پرافٹ اس پہ نہیں لیتے۔ جو دوسرا ان کا پاکستان ہاؤسنگ سکیم کے بارے میں ہے تو میں نے سوڑیزئی کے بارے میں Briefly بتایا آپ کو کہ وہاں پہ، وہ

تو Physically اس کے تو سارے پلاٹس بھی جو ہیں وہ الاٹ ہو چکے ہیں لیکن مسئلہ وہاں کے لوکلز کا ہے تو وہ ان شاء اللہ ایک دو مہینے میں حل ہو جائے گا جو انہوں نے پوچھا ہے تو ایک اور سوال جو جلوزئی ہاؤسنگ سکیم میں ابھی ہمارا ایڈورٹائزمنٹ خیبر بینک کے تھرو کم از کم کوئی ستائیس مرتبہ اخبارات میں ایڈورٹائز ہوئی ہے، 2400 پلاٹ ہم بنا رہے ہیں Low cost housing کی 2400 پلاٹس جلوزئی ہاؤسنگ سکیم میں اس میں بالکل Physically سب کچھ تیار ہے لیکن جیسے ہی لوگ آ جائیں گے اور اس میں بینک ہوم فنانس بھی کریں گے۔ تو ان شاء اللہ جس طرح وہ کمپلیٹ ہو گا تو پھر ایک دو مہینے میں وہ بھی سٹارٹ ہو جائے گی Physically اس کی ساری ڈرائنگ، ڈیزائن سب کچھ تیار ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ہو گیا۔ عنایت اللہ صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: جناب سپیکر! ایک نکتے پہ Conclude کرنا چاہتا ہوں۔ یہ جو Criteria کے حوالے سے میں نے پوچھا، اان کے جواب پہ میں نے یہ Understand کیا ہے کہ ان کے ہاں کوئی Criteria نہیں ہے کہ جہاں زرعی زمین کو ہم نہیں لیتے ہیں۔ جہاں سرکاری زمین ہو، جہاں سے ڈیمانڈ آتی ہو، اس کا مطلب ہے کہ Criteria نہیں ہے۔ تو جناب سپیکر صاجب، میں آپ کے وساطت سے منسٹر صاحب سے کہنا چاہتا ہوں کہ آپ پورے صوبے کی ہاؤسنگ کی Need کا ماسٹر پلان بنادیں اور ڈیپارٹمنٹ کسی ڈیمانڈ کے بجائے اس ماسٹر پلان کے تحت پورے صوبے کے اندر ہاؤسنگ جو ہیں وہ Launch کریں۔ یہ میں Conclude کرنا چاہتا ہوں، میں آگے اس سوال کو Push نہیں کرنا چاہتا، Press نہیں کرنا چاہتا۔

<u>Mr. Speaker</u>: Okay. Sahibzada Sanaullah Khan is not around.

<u>جناب سپیکر</u>: شاہ فیصل خان۔ جی شاہ فیصل خان، 13212۔

* 13212 _<u>جناب شاہ فیصل خان</u>: کیا وزیر برائے مواصلات و تعمیرات فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ہنگو سمانہ روڈ فیز ون (06) کلومیٹر اور فیز ٹو (07) کلومیٹر منظور ہوا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو فیز ون (06) کلومیٹر روڈ کے باقی ماندہ حصے پر کب تک کام شروع اور کب تک مکمل کیا جائے گا؛

(ج) فیز ٹو (07) کلومیٹر جو کہ 31 جنوری 2018 کو پی ڈی ڈبلیو پی میں منظور ہوا تھا اور اس پر تعمیراتی کام بھی شروع ہو چکا ہے لیکن مذکورہ سکیم کے لئے جو سالانہ فنڈ مختص کیا گیا ہے وہ نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں، اس کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) / جناب ریاض خان (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات):

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ ہنگو سمانہ روڈ فیز ون (06) کلو میٹر اور فیز ٹو (07) کلو میٹر منظور ہوا ہے۔

(ب) فیز ون (06) کلو میٹر مکمل ہو چکا ہے اور اے ڈی پی سے نکل چکا ہے جس کا AA=100 (M) تھا اور اس پر لاگت (M)80.5 آئی تھی۔

(ج) فیز ٹو (07) کلو میٹر روڈ کی کل منظور شدہ رقم 184.122 ملین ہے جس کی سالانہ بجٹ تفصیل درج ذیل ہے:

Year	2017-18	=	025371
Year	2018-19	=	22.7725
Year	2019-20	=	17.0844
Year	2020-21	=	10.00

مزید یہ کہ سال 2021-22 کے لئے 17.00 ملین روپے مختص کئے گئے مگر اب تک کوئی ریلیز نہیں ہوئی تاہم اس سکیم پر ابھی تک 30% کام مکمل کیا جا چکا ہے۔

جناب شاہ فیصل خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، میرا سوال 13212 ہنگو سمانہ روڈ کے حوالے سے ہے تو محکمہ کی طرف جو جواب آیا ہے میں اس سے متفق نہیں ہوں کیونکہ سپیکر صاحب، یہ روڈ جو ہے یہ ہنگو سے سمانہ ٹاپ تک تقریباً پچیس کلو میٹر بنتی ہے اور یہ فیز وائز بن رہی ہے۔ اس کا فیز ون جو ہے یہ 2015-16 میں Approve ہوا تھا چھ کلو میٹر اور فیز ٹو جو ہے یہ 2017-18 میں ہوا تھا سات کلو میٹر اور ابھی 2021-22 کے بجٹ میں اس کا فیز تھری بھی آیا ہے لیکن اس کا جو فیز ون ہے، اس پہ صرف Asphalt ہو چکا ہے باقی اس کا جو کام تھا وہ ادھورا رہ چکا ہے۔ تو میری منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہو گی کہ اسے کمیٹی کے حوالے کریں تاکہ اس پہ ایک ڈیٹیل بحث ہو جائے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، ریاض خان صاحب۔

جناب ریاض خان (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات): جناب سپیکر صاحب، اس طرح ہے کہ یہ بھائی ہیں ہمارے۔ یہاں پہ جو سوال ہے ان کا کہ فیز ون جو ہے چھ کلو میٹر کا کمپلیٹ ہے اور اے ڈی پی سے وہ نکل بھی چکا ہے تو اس میں کس طرح جو ہے وہ کوئی چیز باقی رہ سکتی ہے جو چیز پی سی ون میں تھی ظاہری بات ہے کہ گراؤنڈ پہ ہو چکی ہو گی باقی فیز ٹو کے حوالے سے جو ہے سات کلو میٹر کا اس میں سے Releases 2017-18، 2018-19، 2019-20، 2021 اور یہ یہاں پہ یہ لکھا ہوا ہے 17 ملین کے Release نہیں ہوئے ہیں تو اس وقت کی بات تھی کہ نہیں ہوئی تھی۔ ابھی یہ اس کی ریلیز ہو چکی ہے

میرے پاس کاپی بھی پڑی ہے اور Full release ہے Seventeen million اور کام جو ہے اس پہ، جو ہو چکا ہے تو کام ہے پھر بھی اگر بھائی میرا کہتا ہے کمیٹی میں بھیج دیں تو بھیج دیں مجھے اس پہ کوئی اعتراض نہیں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 13212 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Question No. 13212 referred to the concerned Committee. Baseerat Khan Sahiba, نہیں ہے۔ Question No. 13265, Baseerat Khan Sahiba.

* 13265 _ محترمہ بصیرت خان: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ بلدیات ضلع خیبر کے ٹی ایم اوز کو حکومت نے اور مختلف ڈونرز نے اپریل 2020 سے لے کر اپریل 2021 تک کورونا مد میں فنڈز فراہم کیا ہے۔ اگر فنڈز دیا ہے تو حکومت اور ڈونرز نے کتنا کتنا فنڈ دیا ہے، الگ الگ تحصیل وائز تفصیلات فراہم کی جائیں، نیز ڈونرز کے نام بھی بتائے جائیں؛

(ب) تینوں ٹی ایم اوز نے فنڈز کہاں کہاں اور کن کن چیزوں پر خرچ کیا ہے جگہوں کی نشاندہی اور چیزوں کی رسیدیں بمعہ مکمل ریکارڈ کے فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) / جواب معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم و اطلاعات نے پڑھا):

(الف) اس ضمن میں ضلع خیبر کے تین مختلف تحصیل میونسپل انتظامیہ مثلاً جمرود، باڑہ اور لنڈی کوتل سے موصول شدہ تفصیلات کے مطابق ان میں سے کسی بھی ٹی ایم اے کو حکومت اور ڈونرز کی طرف سے کورونا مد میں کسی قسم کا کوئی فنڈ جاری نہیں ہوا ہے۔ لہذا جواب نفی میں تصور کیا جائے۔

(ب) بمطابق جواب الف۔

محترمہ بصیرت خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میرا کوئسچن تھا محکمہ بلدیات ضلع خیبر سے کہ ٹی ایم ایز کو حکومت نے اور مختلف ڈونرز نے اپریل 2020 سے اپریل 2021 کتنا فنڈ دیا گیا ہے تحصیل وائز، مجھے اس کی ڈیٹیل فراہم کی جائے۔ جناب سپیکر صاحب، جواب جو آیا ہے اس میں مجھے کہا گیا ہے کہ حکومت کی طرف سے اور نہ ہی ڈونرز کی طرف سے ہمیں کوئی فنڈ نہیں ملا۔ جناب سپیکر صاحب، اگر آپ یہ کوئسچن

کسی بچے سے بھی پوچھ لیں تو مجھے نہیں لگتا کہ یہ Answer جو مجھے ڈیپارٹمنٹ نے دیا ہے یہ Acceptable ہے۔ میرے پاس ڈیٹا ہے وہاں پہ جو کلورین سپرے ہوا ہے، وہاں پہ جو Disinfection spray ہوا ہے، وہاں پہ جو واٹر ٹینکس لگے ہوتے تھے تحصیل جمرود میں، لنڈی کوتل میں، باڑہ میں، تو کیا آیا وہاں کے جو آفیسرز تھے انہوں نے اپنی جیب سے یہ خرچہ کیا ہے۔ دوسرا سر، میرے پاس Evidence ہے UNDP نے ان کو ٹھیک ٹھاک اماؤنٹ دی ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ڈونرز کی طرف سے کوئی فنڈ نہیں ملا حالانکہ UNDP اور USAID نے ان کو سپورٹ کیا تھا۔ میں ان کی بات نہیں کر رہی جو ٹیکنکل سپورٹ تھی جیسے Sensitization of the community یا وہ جو Different جگہوں پہ وہ الگ سپورٹ ہے لیکن جو ان کو Hardship میں ان کو سپورٹ ملی ہے، جو میٹریل ان کو Provide کیا گیا ہے باقاعدہ ان کی Pictures میرے پاس ہیں۔ ٹی ایم اوز کے Pictures ہیں۔ تو جناب سپیکر صاحب، میری ریکویسٹ ہوگی کہ اس کو کمیٹی میں بھیج دیا جائے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی کامران بنگش صاحب۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم و اطلاعات): سر، شکریہ آپ کا۔ ہماری بہن نے جو کوسچن کیا ہے وہ اپریل 2020 کا ہے اور چونکہ اس دور میں میں ڈیپارٹمنٹ کو دیکھ رہا تھا، Portfolio میرے پاس تھا تو مجھے ان ساری چیزوں کا تھوڑا علم ہے۔ میں صرف ان کو یہ بتادوں کہ متعلقہ ٹی ایم ایز کو کسی ڈونرز کی طرف سے فنڈ نہیں ملا اور نہ وہ مل سکتا ہے، وہ ملتا ہے تھرو ڈیپارٹمنٹ۔ ڈونر ایجنسیز جو ہیں جس میں آپ نے UNDP کی بات کی ہم نے بہت بڑی تعداد میں Vehicles پہنچا دی ہیں ادھر قبائلی اضلاع میں اور اس میں آپ کے تینوں ٹی ایم ایز بھی شامل ہیں، سارے جو ٹی ایم ایز ہیں پچیس ٹی ایم ایز ان کو جا چکی ہیں، گاڑیاں جا چکی ہے۔ Disinfectant spray GIZ جو جرمن ایک آرگنائزیشن ہے انہوں نے Equipments دیئے تھے، پیکٹس دیئے تھے جن میں ماسک تھے اور اس طرح کی ساری چیزیں تھیں جو انہوں نے واٹر ٹینکس کی بات کی ہے یہ ساری چیزیں جو ہیں وہ سنٹرلائزڈ ہوئی ہیں اور پھر اس کے بعد قبائلی اضلاع میں ڈیلیور ہوئی ہے کیونکہ کوئی بھی ٹی ایم اے ڈائریکٹ جو ہے وہ ڈونر ایجنسی کے ساتھ Coordinate نہیں کر سکتا۔ اس کا ایک پورا طریقہ کار ہے کہ وہ ڈیپارٹمنٹ کے تھرو ان کے ساتھ Agreement ہوتا ہے بلکہ CDLD جو ایک بہت بڑا پراجیکٹ تھا Community Driven Local Development یورپین یونین کا، انہوں نے کافی Assist کیا ہے ہمیں اس دور

میں کیونکہ بہت Mass scale پہ ہمیں ضرورت تھی سپورٹ کی اور انہوں نے بہت زیادہ Assist کیا ہے۔ تو یہ ٹی ایم ایز نے ڈائریکٹ نہ کوئی فنڈز لئے ہیں نہ وہ کئے ہیں، وہ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ہوا ہے۔ تو میرے خیال سے جو انہوں نے کوسچن کیا ہے وہ فنڈز کے بارے میں کیا ہے۔ انہوں نے اگر یہ کہا ہوتا کہ ہمیں کتنی سپورٹ ملی ہے جو In kind support ہے یا ڈونرز ایجنسیز کی طرف سے تو شاید ڈیپارٹمنٹ بہت اچھی پوزیشن میں ہوتا وہ جواب دینے کا۔

جناب سپیکر: جی بصیرت خان صاحبہ۔

محترمہ بصیرت خان: جناب سپیکر صاحب، میں تو یہ حیران ہو رہی ہوں اگر ڈیپارٹمنٹ ہے تو ڈیپارٹمنٹ بھی گورنمنٹ کی ہی ڈیپارٹمنٹ ہے ناں۔ کوئی اگر میں نے کہا گورنمنٹ کی مد سے جو ان کو فنڈ ملا ہے تو مجھے تو اس بات کی سمجھ نہیں آرہی ہے کہ کیا گورنمنٹ الگ ہے ان سے؟

جناب سپیکر: دیکھیں بصیرت خان صاحبہ! آپ کا کوسچن جو ہے وہ آپ کہتی ہیں محکمہ بلدیات ضلع خیبر کے ٹی ایم اوز کو، اب انہوں نے جواب دے دیا، میری عرض سنیں۔ ہر ڈیپارٹمنٹ کا دوسرا ڈیپارٹمنٹ جواب نہیں دے سکتا۔ یہ انہوں نے ٹی ایم اوز کی بات کی ہے کہ ٹی ایم اوز کو ایسا کوئی فنڈ نہیں دیا گیا ایسا ہی ہے ناں؟

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات: جی۔

جناب سپیکر: تو یہ آپ کا جواب آگیا۔ اب آپ کہتی ہیں کہ نہیں کیا گیا ہے اور فارن یہ ہوا، تو وہ اگر ممکن ہے محکمہ صحت کے ساتھ کسی نے کوئی کرکے تو وہ ڈونرز چلے گئے ہوں، تھروہیلتھ ڈیپارٹمنٹ انہوں نے ماسک تقسیم کر دی ہوں لیکن آپ کے کوسچن کا Answer آگیا کہ ٹی ایم اوز کو کوئی ایسی چیز فارن ایجنسی نے نہیں دی تو Answer ان کا درست ہے اور 'Question hour' is over-----

(مداخلت)

جناب سپیکر: سارے ڈیپارٹمنٹ کا بصیرت بی بی! ہر ایک جواب نہیں دے سکتا نا؟

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

13256 _ صاحبزادہ ثناء اللہ: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ اضلاع کی سطح پر ایڈیشنل ڈپٹی کمشنرز موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان ایڈیشنل ڈپٹی کمشنرز کے ساتھ گاڑیاں بھی موجود ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ گاڑیوں کے نمبر، ماڈل اور گزشتہ دو سالوں کی مرمت وپٹرول کے اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ افسران کو سیکورٹی کی مد میں کتنا پٹرول/ڈیزل دیا جاتا ہے، کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؛

(iii) گزشتہ دو سالوں میں مذکورہ افسران نے TA/DA کی مد میں کتنی رقم وصول کی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں

(ج) (i) مذکورہ گاڑیوں کے نمبر، ماڈل اور دیگر اخراجات کی تفصیلات کا پی لف ہے۔ (تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئیں)

(ii) تفصیلات کا پی لف ہے (تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئیں)

(iii) تفصیلات کا پی لف ہے (تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئیں)

12798 _ جناب صلاح الدین: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ریگی ماڈل ٹاؤن زون تھری، سیکٹر ڈی ٹو میں ہاؤس نمبر 281 تا 300 کے سامنے بجلی کی تاروں کی وجہ سے گھروں پر دوسری چھت ڈالنا ناممکن بن گیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ سڑک کے دوسرے جانب پارک اور Open space موجود ہے جس کی جانب مذکورہ بجلی سکائی لائن سے منتقل ہو سکتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ مذکورہ تاروں کی تبدیلی پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے دائرہ اختیار میں نہیں جو کہ محکمہ پیسکو اس کی ذمہ دار ہے جبکہ پی ڈی اے صرف روڈ پر روشنی اور گلی محلہ میں روشنی کی فراہمی کرتا ہے۔ مزید براں مذکورہ مسئلے کے حل کے لئے محکمہ پیسکو کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہیں۔

(ب) جواب ندارد۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: 'Leave applications': جناب شفیع اللہ خان صاحب آج کے لئے؛ عبدالکریم صاحب آج کے لئے؛ محب اللہ خان صاحب آج کے لئے؛ شکیل احمد خان صاحب آج کے لئے؛ ملک شاہ محمد

خان صاحب آج کے لئے؛قلندر خان لودھی صاحب آج کے لئے؛ ستارہ آفریدی صاحبہ آج کے لئے؛ نوابزادہ فرید صلاح الدین صاحب آج کے لئے؛جناب آغاز اکرام اللہ گنڈاپور صاحب آج کے لئے؛ محترمہ ماریہ فاطمہ صاحبہ آج کے لئے؛ سردار محمد یوسف زمان صاحب آج کے لئے؛آصف خان صاحب آج کے لئے؛ فیصل امین صاحب آج کے لئے؛ ملک بادشاہ صالح صاحب آج کے لئے؛ محمد ریاض صاحب ایم پی اے آج کے لئے؛صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب ایم پی اے آج کے لئے۔ Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave granted.

نامور صحافی جناب رحیم اللہ یوسفزئی (مرحوم) کو خراج عقیدت

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق): جناب سپیکر، بہت شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں یہ کہوں گا جناب سپیکر، کہ آج صحافت کا بہت بڑا نام رحیم اللہ یوسفزئی رحلت کر گئے ہیں اور یہ نام بھی بہت بڑا تھا اور ان کے کام بھی انہوں نے جس طریقے سے صحافت کی۔ وہ ایک صحافی نہیں تھے بلکہ ایک ادارہ تھے اور ادارے کے طور پہ انہوں نے کام کیا اور ایک مثال بنے کہ پچاس سال سے زائد عرصے کے لئے انہوں نے صحافت کی جناب سپیکر اور کوئی ان پہ انگلی نہیں اٹھا سکا اور نہ ہی کبھی ان کی تحریر سے یہ اندازہ ہو سکتا ہے کہ ان کا جھکاؤ کس طرف ہے۔ جس طرح انہوں نے صحافت کی ہے ایک مثال بھی بنے اور ان کا کردار، صاف شفاف کردار کے مالک رہے ہیں، آخری دم تک اور واتنے، ہم سے کافی بڑے تھے لیکن ہمارے دوستوں کی طرح تھے اور جب میں 93-92 میں جب آیا اور پہلی دفعہ جناب سپیکر، جب میں صدارت کے لئے کھڑا ہوا تو سب سے پہلے وہ تھے جنہوں نے مجھے کہا کہ جی میں آپ کو سپورٹ کرتا ہوں۔ اور ان کی سپورٹ آخری وقت تک رہی اور جو بھی مشکل وقت آتا جناب سپیکر، چاہے وہ صحافیوں پہ آتا تو صحافت کے ساتھ ساتھ وہ صحافیوں کے لئے ایک Struggle بھی کرتے رہے۔ وہ پی ایف یو جے میں بھی رہے اور خیبر یونین آف جرنلسٹ کے بھی جس کا میں تین بار صدر رہا سب سے پہلے وہ صدر رہے اور ایک Struggle کی انہوں نے صحافیوں کے لئے ہمیشہ آواز اٹھائی۔ اتنی مصروفیات کے باوجود جب بھی صحافیوں پہ کوئی مشکل وقت آتا تو وہ ان کے ساتھ کھڑے ہو جاتے۔ تو جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے ایک نام کمایا، اس صوبے کا نام کمایا بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ Internationally وہ پاکستان کے

لئے پہچان تھے اور ان کی طرح افغانستان کے امور پہ جو ان کو دسترس حاصل تھی وہ میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح پتھر پر لکیر والی بات ہوتی کہ جب وہ تجزیہ کرتے افغانستان کے حوالے سے تو بڑے بڑے چینلز ان کا تجزیہ لیتے تھے۔ باہر ملکوں میں اکثر میں ان کا تجزیہ دیکھتا تھا۔ جب وہ لکھتے تھے اخبار کے اندر تو یہ ساری چیزیں ایسی ہیں جناب سپیکر، کہ اس مشکل، یہ جو دور ہوتا ہے ہمارا کہ کبھی حکمران خوش کبھی حکمران ناراض لیکن انہوں نے کبھی بھی اپنا جھکاؤ کسی طرف شو نہیں کیا اور یہی وجہ تھی کہ جب انہیں وزارت کی آفر آئی تو انہوں نے وفاقی وزارت اس لئے ٹھکرائی کہ جی وہ کہتے تھے میں ایک صحافی ہوں اور صحافت میں رہ کر انہوں نے جناب سپیکر! وہ اپنی وزارت تھی وہ انہوں نے Accept نہیں کی۔ تو میں یہی کہوں گا کہ جناب سپیکر، آج وہ ہم میں نہیں ہیں لیکن ان کا جو کردار ہے، ان کی جو خدمات ہیں وہ ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی اور میں یہی کہوں گا جناب سپیکر، کہ ہمارے جو صحافی ہیں جتنے بھی جو صحافت کرنا چاہتے ہیں، جو صحافت کے اندر رہیں وہ ان کو Follow کریں اور میں یہ بھی کہوں گا کہ ایک دھیمے لہجے میں وہ بات کرتے تھے بہت دھیمے لہجے میں کہ قریب والا ہی سن سکتا تھا دور والا ان کو نہیں سن سکتا تھا لیکن کمال کے صحافی تھے جناب سپیکر اور بہت سارے لوگوں کی خواہش ہوتی تھی کہ وہ ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کریں اور بڑے بڑے حکمران بھی گزرے ہیں، وہ ان کو پسند بھی کرتے تھے۔ مجھے آج بھی یاد ہے جب وہ بیمار ہوئے تو 1998 کی بات ہے خان صاحب آئے اور ان کے گھر لے کر گئے مجھے کہتا ہے کہ مجھے رحیم اللہ صاحب کا گھر بتائیں میں ان کے ساتھ تھا وہ تصویر آج بھی میں نے اپ لوڈ کی ہے کہ گئے ان کے لئے اور صرف یہ پوچھتے ہیں کہ رحیم اللہ صاحب آپ بیمار تھے مجھے پتہ چلا میں صرف آپ کا پوچھنے آیا ہوں۔ تو یہی میں کہنا چاہتا ہوں کہ جناب سپیکر، ان کے لئے ایک دعا بھی کرنی چاہیئے اس ایوان میں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے۔

<u>جناب سپیکر:</u> پہلے فاتحہ کر لیں پھر بات کر لیں، پہلے فاتحہ کر لیں پھر بات کر لیں۔ لطف الرحمان صاحب! فاتحہ کروادیں اور آپ اپنی بات بھی کر لیں ساتھ۔

<u>جناب لطف الرحمان:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، شوکت یوسفزئی صاحب نے جس صحافی کا نام لیا اور کل وہ ہم سے رخصت ہو گئے، انتہائی شفیق صحافی تھے اور ان کا جو نرم لہجہ تھا اور مدلل جو اس کی مجلس ہوتی تھی اور انہوں نے ایک نرم الفاظ میں، ان کی بڑی توانا، اس کا جو لہجہ تھا اور اس کا جو مقصد تھا وہ بڑا توانا تھا۔ جناب سپیکر، انہوں نے اپنی زندگی میں اگر آپ اس کی پوری زندگی پر نظر دوڑائیں تو میرے خیال میں انہوں نے اپنے پاکستان کے لئے اور پاکستان میں رہنے والے اقوام کے لئے خاص طور پہ

افغانستان میں جو انہوں نے پورے دنیا کو ایک Coverage دی اس حوالے سے اور حالات کا جس انداز میں انہوں نے جائزہ لیا ہے تو اس جیسا صحافی پتہ نہیں کب اور کیسے پیدا ہو گا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور میری یہ بھی دعا ہے کہ ان کے برکات کوئی ایسے اور لوگوں پر پڑے اور وہ اس طرح کے صحافی بنیں جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ان کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو وہ زندگی آسان کرے۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

<u>جناب سپیکر:</u> نگہت اورکزئی صاحبہ۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ ایک تو جناب سپیکر صاحب، چونکہ رحیم اللہ یوسفزئی صاحب کے بارے میں یہاں پہ بات ہو رہی ہے، واقعی کسی نے آج آپ فریش ہو کر آئے ہیں تو آپ بہت جلدی میں ہیں، یہاں پہ ایک دو اور لوگوں کی بھی میں نے بات کرنی تھی جو کہ ہمارے بیوروکریٹس اگر وفات پا جاتے ہیں تو ان کے بارے میں نے بات کرنی تھی، بہر حال پہلے میں رحیم اللہ یوسفزئی صاحب کے بارے میں بات کروں گی کہ انتہائی ملنسار، ایک انتہائی دھیمی آواز لیکن مضبوط آواز، Loud and clear آواز جن کو کہ افغان امور پہ اتنا زیادہ یعنی وہ حاصل تھا، ماہر تھے وہ افغان امور پہ کہ انہوں نے افغانستان اور پاکستان کے جتنے بھی مسائل ہیں وہ باہر کی دنیا میں اجاگر کئے۔ آج سے پہلے رحیم اللہ یوسفزئی کے بارے میں میں نے اس ہاؤس میں کوئی ایسی بات نہیں سنی ہو گی، وہ بالکل ایک نیوٹرل اور ایک اچھے لکھنے والے، نہ انہوں نے کبھی سیاسی طور پہ جو ہے تو وہ لکھنا شروع کیا، مطلب کسی سیاسی وابستگی کو انہوں نے نہیں اپنایا اور یہ ایک صحافی کی سب سے بڑی بات ہوتی ہے جو کہ اس کے بعد لوگوں کو نظر آتی ہے اور اس کے بعد محسوس کیا جاتا ہے کہ کیا یہ صحافی کس پارٹی کے ساتھ وابستگی رکھتا ہے لیکن انہوں نے بلا، یعنی وابستگی کے بغیر انہوں نے ایک اچھی صحافت کی جس کو میں سمجھتی ہوں کہ القرآن کے القلم کو انہوں نے اپنایا، جس میں کہ اللہ تعالیٰ قلم کی قسم کھاتا ہے کہ مجھے قسم ہے قلم کی، تو انہوں نے اس کو اپنایا اور قلم کو جو ہے تو انہوں نے کہیں نہ بیچا اور نہ ہی کسی سیاسی جماعت کے لئے استعمال کیا، انہوں نے اگر استعمال کیا اس قلم کا تو صرف اپنے ملک کے لئے کیا اور اپنے ملک کے تمام مسائل کو اجاگر کیا۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر صاحب، میں ان کی اگلی منزلوں کے لئے، ان کی آسانیوں کے لئے، قبر میں ان کی جو راتیں ہیں ان کے لئے دعا کرتی ہوں کہ اگلی منزل ان کی آسان ہو اور ان کو جنت الفردوس میں ایک ایسا گوشہ ملے کہ

جہاں پہ وہ آرام فرما ہوں لیکن اس کے ساتھ ساتھ جناب سپیکر صاحب، فرحت اللہ مروت ایڈیشنل سیکرٹری معدنیات حکومت خیبر پختونخوا اور محمد نواز خان سیکشن آفیسر لوکل گورنمنٹ جو کہ 09-07 کو وفات پا چکے ہیں، اگر ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کر دی جائے، میں اسی لئے پہلے ہاتھ اٹھا رہی تھی کہ ہمارے بیوروکریٹس بھی ہمارا ساتھ دیتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، یہ ہاؤس سب کا ہاؤس ہے، یہ بیوروکریٹس کا بھی ہے، یہ سیاستدانوں کا بھی ہے، یہ صحافیوں کا بھی ہے تو اگر ان سب کے لئے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ان سب کے لئے دعا کر لیتے ہیں۔ عنایت اللہ خان صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: شکریہ جی۔ جناب سپیکر صاحب، رحیم اللہ یوسفزئی صاحب کو ہم خراج عقیدت پیش کر رہے ہیں اور ظاہر ہے یہ ان سب لوگوں کے لئے Inspiration ہے کہ جو اپنی فیلڈ کے لئے Excel کرتے ہیں، ایک اچھے مقام تک پہنچ جاتے ہیں۔ رحیم اللہ یوسفزئی صاحب ایک Legend تھے کے پی کی صحافت میں اور پاکستان کی صحافت میں ایک Legend تھے۔ یہ Eighties کی دہائی کی آخری وقت میں اور Nineties کی دہائی میں پھر بعد میں وہ ریڈیو اور ٹی وی پر مسلسل اور اخبارات کے اندر افغان امور کے حوالے سے لکھتے رہے اور Specially eighties کی Late دہائی میں اور Nineties میں جبکہ ٹیلی ویژن نہیں تھا اور جو پرائیویٹ ٹی نیٹ ورکس تھے وہ پاکستان کے اندر نہیں تھے تو وہ بی بی سی پشتو اور اردو سروس اور وائس آف امریکہ پہ ایک Household name تھے اور اس وجہ سے پوری پشتون کمیونٹی دنیا کے اندر اور باقی لوگ ان کے نام سے آشنا تھے، وہ بے شمار صحافیوں کے Mentor تھے، ان کے استاد تھے اور سچی بات یہ ہے کہ بڑے Calm انداز میں، Cool انداز میں بالکل غیر جذباتی تجزیہ کرتے تھے، پروفیشنل صحافی تھے اور بیک وقت ٹی وی کو Contribute اس پہ بھی تبصرے کرتے رہے، مختلف ایشوز پہ ٹاک شوز کے اندر آتے رہے، اخبارات میں بھی لکھتے رہے اور میں Specially ان کا تو ممنون اس لحاظ سے ہوں کہ ایک دو سال پہلے میں نے ان سے گزارش کی کہ میں لکھنا چاہتا ہوں، تو انہوں نے مجھے Encourage کیا اور میں ان کو WhatsApp پہ اور ای میل پہ دی نیوز کے لئے آرٹیکل لکھ کر، کالم لکھ کر بھیجتا رہا اور انہوں نے نہ صرف وہ چھپوائے بلکہ بعد میں مجھے Appreciation کے الفاظ بھی بھیجے اور انہوں نے کہا کہ Politicians نہیں لکھتے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ Politicians لکھنا شروع کریں اور مجھے اس نے یہ بھی کہا کہ آپ جن ایشوز کے اوپر لکھتے ہیں میں Specially KP کے جو Provincial rights ہیں، اس کے اوپر لکھتا رہا، گورننس کے اوپر لکھتا رہا، اس نے مجھے Encourage کیا اور آخر وقت

تک وہ مجھے Encourage کرتے رہے اس لئے میں Specially ان کا ممنون ہوں۔ فرحت اللہ بھائی جو All Provincial PMS Association ہے اس کے پریذیڈنٹ تھے اور سچی بات یہ ہے کہ ایک نڈر اور ان کے لیڈر تھے، وہ ان کے لئے آواز اٹھاتے رہے، اپنے Constitution rights کے لئے آواز اٹھاتے رہے اور بڑے Young تھے نوجوانی میں چلے گئے اور ہم ان کے لئے بھی دعا کرتے ہیں، ان دونوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور ہم اللہ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ ہم سب کو اپنے اپنے فیلڈ کے اندر Excel کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: آمین۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: تاکہ ہم اپنے آنے والے Generation کے لئے Inspirations کا ذریعہ بن سکے۔ جزاک اللہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ سردار حسین بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، رحیم اللہ یوسفزئی صاحب ہمارے صوبے کے نہیں بلکہ سارے خطے کے ایک بہت بڑے نامور صحافی تھے جناب سپیکر، اور جس طرح مجھ سے پہلے کہا گیا کہ رحیم اللہ صاحب انتہائی Polite انسان تھے، انتہائی کہا جاسکتا ہے کہ Analyst تھے، Analyst journalist تھے وہ۔ شوکت صاحب کو پتہ ہے بہت قریبی ان کے ساتھ رشتہ تھا، تعلق تھا، ہمارے صوبے کے حوالے سے اگر دیکھا جائے جناب سپیکر، تو انگریزی جرنلزم میں بڑے کم نام ہیں ہمارے بلکہ نہ ہونے کے برابر نام ہیں۔ رحیم اللہ صاحب ہمارے صوبے کے وہ نمائندہ تھے جو نیوز انٹرنیشنل جیسے اخبار میں یہاں کے ایڈیٹر رہے ہیں، جس طرح کہا تھا Geographically اسی علاقے کی جو اہمیت ہے اسی حوالے سے اگر دیکھا جائے تو دنیا کے تمام جتنے Mass media کی، پرنٹ میڈیا کی، الیکٹرانک میڈیا کی رحیم اللہ صاحب فوکل پرسن ہوا کرتے تھے اسی محل وقوع کے اعتبار سے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس نصیب فرمائے۔ جناب سپیکر، یاد رکھیں گے ان شاء اللہ رحیم اللہ صاحب کو، ان کے خدمات کو۔ انہوں نے ہمارے صوبے کے اسی بیلٹ کے جتنے مسائل تھے، بین الاقوامی سطح پہ اٹھانے کو اپنے قلم کے ذریعے انہوں نے ایک ذمہ داری جو ہے وہ انہوں نے پوری کر دی ہے، تو ان کو خراج عقیدت بھی پیش کرتے ہیں اور ان شاء اللہ ان کو یاد رکھیں گے۔ مروت صاحب بڑے ہمارے ینگ آفیسر تھے، بڑے Creative تھے، بڑے مسائل میں، آفیسرز کے مسائل میں دلچسپی لیتے تھے، ہم سب سے رابطے میں ہوتے تھے، Eighteenth

Amendment کے حوالے سے، ظاہر ہے ہمارے ملک میں بہت سارے مسائل ہیں جو ہمارے صوبے کی آفیسرز کو جتنے مسائل تھے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ ایک بہترین وکیل تھے ان تمام آفیسرز کے، یہ تمام آفیسرز اپنے رائٹس کے لئے بولتے ہیں، آواز اٹھاتے ہیں اپنے انداز سے لیکن وہ بالکل ان کے وکیل تھے، ان کے نمائندے تھے، جواں سال تھے، اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس نصیب فرمائے اور دونوں فوت شدہ ہمارے پیاروں کو اللہ تعالیٰ اور ان کے لواحقین کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: لطف الرحمان صاحب! ایک اجتماعی دعا کر والیں۔ فرحت اللہ صاحب کے لئے بھی، سیکشن آفیسر صاحب بھی ہوئے اور دوبارہ رحیم اللہ یوسفزئی صاحب کے لئے۔

(اس مرحلہ پر ذکر شدہ مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

تحریک التواء

Mr. Speaker: Mr. Bilawal Afridi MPA, to please move his adjournment motion No. 346 in the House. Bilawal Afridi Sahib.

جناب بلاول آفریدی: تھینک یو مسٹر سپیکر، میری گزارش یہ ہے کہ:

اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ 24 اکتوبر 2020 ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سروس نے خیبر پختونخوا پشاور کی جانب سے New merged districts کے لئے 481 نرس آفیسرز میل اور فیمل کا اشتہار دیا گیا۔ 481 آسامیاں Merged area سے صرف 29 لوگوں کو بھرتی کیا گیا جبکہ باقی سوات، دیر اور چترال کے لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے جو کہ ہمارے نئے ضم اضلاع کے ساتھ انصافی ہے۔ ہمارے ساتھ پہلے کی گئی ناانصافی کم تھی جو کہ انصاف کی حکومت نے یہ بھی کیا ہمارے ساتھ۔ جناب سپیکر، التواء کو پہلے بحث کے لئے منظور کیا جائے تاکہ اس پر مکمل بحث ہو سکے پھر اس کو ہیلتھ کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ شفاف انکوائری ہو جائے۔

میری گزارش ہے، گزارش ہے سپیکر صاحب، گزارش یہ ہے مسٹر کہ 20 اکتوبر کو 2020 میں اشتہار لگا ان پوسٹوں کے حوالے سے۔ ہمیں افسوس اس بات کا ہوتا ہے جناب سپیکر صاحب، کہ کیا ہم قبائلی اضلاع اس ملک کا حصہ نہیں ہیں، کیا ہم اس ملک سے محبت نہیں کرتے، کیا ہم نے اس ملک کے لئے قربانیاں نہیں دیں؟ پچھلے بیس پچیس سال سے اس ملک کے لئے قبائلی اضلاع کے لوگوں نے جو قربانیاں دی ہیں وہ پورے پاکستان میں کسی نے بھی نہیں دیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب سپیکر صاحب، یہ مجھے

بتائیں کہ آخر کار ہم کب تک خوار اور ذلیل ہوں گے، کیوں، ہمارا قصور کیا ہے؟ ہمارا یہ قصور ہے کہ ہم نے اس ملک کے لئے قربانی دی ہے ہمارا قصور یہ ہے۔

جناب سپیکر: بلاول صاحب! آپ نے ایڈ جرنمنٹ موشن پیش کی ہے For discussion، پہلے اس کو ہونے دیں Admit پھر Detailed discussion ہو تو آپ ساری بات کریں۔ ابھی شوکت یوسفزئی صاحب۔۔۔۔۔

جناب بلاول آفریدی: چلیں۔

جناب سپیکر: پھر ڈسکشن کے لئے آپ کے پاس کوئی مواد رہ نہیں جائے گی وہ ساری ڈسکشن ابھی ہو جائے گی آپ کی۔

جناب بلاول آفریدی: ابھی ابھی، بالکل بالکل ابھی بحث کرائیں جی، ابھی شروع کرائیں۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب!

جناب پختون یار خان: جناب سپیکر! میری بھی ایک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پختون یار صاحب! کیا کہتے ہیں آپ؟

جناب پختون یار خان: جناب سپیکر صاحب، اس ایڈ جرنمنٹ موشن کے ساتھ میری بھی ایڈ جرنمنٹ موشن Related ہے۔

جناب سپیکر: جی؟

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت، پارلیمانی امور و انسانی حقوق): یہ کہہ رہے ہیں کہ میری بھی ایڈ جرنمنٹ موشن ہے، وہ بھی اس کے ساتھ لف کریں۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ ایک ہی آتی ہے Daily دو نہیں آتیں۔

جناب پختون یار خان: سر، Similar مسئلہ ہے سر۔ سر! Similar مسئلہ ہے اسی مسئلے میں سر۔

جناب سپیکر: وہ مسئلہ آپ جب Detailed discussion پہ بات کرلیں گے، ایڈ جرنمنٹ موشن ایک ہی ایک دن میں آتی ہے دو ہوتی نہیں ہیں۔ میں رولز کی بات کر رہا ہوں۔ ایک ہی آتی ہے جو ایجنڈے پہ آئی ہے وہ آچکی ہے، آپ کا اس سے Relevant ہے تو جب ڈسکشن ہو گی آپ بھی لے لیں اس میں۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: جناب سپیکر، یہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ہوا ہے۔ دیکھیں جی Merged area اگر یہ، جو انہوں نے پوائنٹ پکڑا ہے کہ جی اس میں اشتہار پہ لکھا ہے کہ جی Merged area کے لئے، تو جناب سپیکر، For the merged area not from the merged area۔ یہ ایک خیبر پختونخوا ہے، ایک صوبہ ہے اس میں اب یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ ایک Portion کو الگ رکھیں دوسرے کو الگ رکھیں لیکن یہ ضرور ہے کہ Priority, priority کا لفظ ہے۔ اب Priority کا کیا مطلب ہے، Priority کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بونیر سے ایک بندے نے 64 نمبر لیے ہیں اور یہاں سے 60 نمبر لیے ہیں تو 60 والے کو بٹھادیں۔ تو سر،۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو اس کا کوئی ٹیسٹ ہوا ہوگا؟

وزیر محنت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: نہیں عرض کر رہا ہوں سر، یہ پورا ایک پراسیس ہوا ہے۔

جناب سپیکر: ہاں۔

وزیر محنت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: یہ پوار پراسیس ہوا ہے، اس میں صوبے کے تقریباً تمام اضلاع سے مختلف اضلاع سے لوگ یہاں، اچھا شانگلہ سے پچاس لوگ بھرتی ہوئے قسم خدا کی مجھے نہیں پتہ ہے۔ میں قسم کھا کے کہتا ہوں مجھے نہیں پتہ ہے کون لوگ ہیں وہ اور کس طرح بھرتی ہوئے ہیں۔ ظاہر ہے انہوں نے ٹیسٹ دیا ہوگا، ایک پراسیس کے ذریعے آئے ہیں۔ تو جناب سپیکر، یہ ذرا ان کو یہ غلط فہمی ہے کہ جی For the merged area لکھا ہے تو صرف Merged area سے ہی لوگوں کو لیا جائے۔ اس طرح نہیں ہے دیکھیں یہ صوبہ ہے، ہاں یہ ضرور کہا گیا تھا کہ اگر 64/64 نمبر برابر ہوئے تو Priority ان کو دینی ہے۔ آپ دیکھیں کہ 72 سال ہوئے ہیں جناب سپیکر، 72 سال۔ یہ تحریک انصاف۔۔۔۔

(شور)

وزیر محنت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: بحث نہیں ہے خیر ہے میرے بھائی ابھی بحث کے لئے منظور نہیں ہوا آپ صبر تو کریں نا۔ جناب سپیکر!۔۔۔۔

(ہال میں شور)

جناب سپیکر: ایسا کریں شوکت یوسفزئی صاحب! اس کو Detailed discussion کے لئے منظور کر لیتے ہیں۔

وزیر محنت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: جی۔

(ہال میں شور)

جناب سپیکر: اس کو Detailed discussion کے لئے رکھ لیتے ہیں اس میں ساری بات سامنے آجائے گی۔

(ہال میں شور اور نعرے)

جناب سپیکر: Detailed discussion کے لئے۔۔۔۔۔

وزیر محنت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر!

جناب سپیکر: Detailed discussion کے لئے رکھ لیں اس کو؟

وزیر محنت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: جی سر، Sorry۔

جناب سپیکر: Admit کرلیں اس کو۔

(ہال میں شور)

وزیر محنت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر! اگر اچھا سنیں توسی یار او بھائی سنیں توسی۔

(ہال میں نعرے اور شور)

وزیر محنت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: مړه شور مه کوه خبره واؤره سړییه۔

(ہال میں شور)

جناب سپیکر: آپ مہربانی کریں۔۔۔۔۔

وزیر محنت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: شور مه کوه اې خبره واؤره اې بلاول! سر! اس کو Admit کریں۔ سر! اس کو Admit کریں۔

جناب سپیکر: ایک منٹ ایک منٹ بلاول صاحب بات سنیں، بات سنیں، ایک منٹ بات سنیں۔

(ہال میں شور اور نعرے)

جناب بلاول آفریدی: آپ جھوٹ بول رہے ہیں آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔۔۔۔۔

(ہال میں شور اور تالیاں)

جناب سپیکر: بلاول صاحب! ایک منٹ۔ اوہ یار بات سیٹ پہ بیٹھ کے سنیں ان کی بات ختم ہونے دیں۔ اوہ میرے خدا ان کی بات تو ختم ہونے دیں پھر بات کریں۔

(شور)

جناب سپیکر: وہ یہ کہتے ہیں کہ Admit کرو۔ آپ تقریر کر لیں میں بعد میں بات کر لوں گا۔ وہ آپ کی بات کر رہے ہیں۔ بلاول! وہ آپ کو Agree کر رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر جناب بلاول آفریدی مسلسل شور کر رہے ہیں)

جناب سپیکر: آپ کے ساتھ میری جان! یااللہ میں کہاں سے عقل لاؤں۔ یار بلاول! بڑا افسوس ہے وہ Agree کر رہے ہیں آپ کے ساتھ، وہ تو Agree کر رہے ہیں آپ کے ساتھ، شوکت یوسفزئی صاحب Agree کر رہے ہیں آپ کے ساتھ کہ Admit کریں اس کو۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب!

وزیر محنت، پارلیمانی اموروانسانی حقوق: جناب سپیکر!

(ہال میں شور)

وزیر محنت، پارلیمانی اموروانسانی حقوق: بات تو سن لیں پہلے۔

(شور)

وزیر محنت، پارلیمانی اموروانسانی حقوق: جناب سپیکر! میری بات پوری سن لی جائے۔

(ہال میں شور)

جناب سپیکر: میں اجلاس Adjourn کر دوں گا۔ میں اجلاس Adjourn کر دوں گا۔ اگر آپ بیٹھ جائیں۔ یار Sitdown، بیٹھ جاؤ بیٹھ جاؤ نیچے، Sitdown تم تو ہو ہی شر پسند آدمی ہو تم۔

وزیر محنت، پارلیمانی اموروانسانی حقوق: جناب سپیکر! اس کو منظور جناب سپیکر، ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کی بات تو سن لیں یا پھر بات کریں میں اجلاس Adjourn کر دوں گا۔

وزیر محنت، پارلیمانی اموروانسانی حقوق: جناب سپیکر! نہیں نہیں نہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی ایڈجرنمنٹ موشن بھی بیچ میں رہے گی اور سارا میں ختم کر دوں گا۔

(ہال میں شور)

وزیر محنت، پارلیمانی اموروانسانی حقوق: جناب سپیکر! یہ طریقہ نہیں ہے، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ کوئی طریقہ ہے، یہ کوئی طریقہ ہے؟

وزیر محنت، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: اس کا اپنا ایک طریقہ کار ہے۔ جناب سپیکر! یہ پارلیمنٹ ہے۔۔۔۔

(ہال میں مسلسل شور)

جناب سپیکر: یار یہ کوئی طریقہ ہے یہ شخص کیا کر رہا ہے کوئی بے وقوف آدمی۔

وزیر محنت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: ایک طریقہ کار ہے میں اس طریقہ کار کو Follow کرنا چاہتا ہوں۔

(ہال میں شور اور جناب نثار احمد کھڑے ہو کر شور کر رہے ہیں)

جناب سپیکر: بیٹھ جاؤ نثار خان! مت Disturb کرو ایوان کو۔

وزیر محنت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: ہمیشہ یہ دیکھیں یہ صرف نمبر بنانا چاہتے ہیں یہ صرف نمبر بنانا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: بیٹھ جاؤ شوکت صاحب!

(شور)

وزیر محنت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: اصل بات یہ ہے جناب سپیکر، کہ طریقہ کار یہ ہے کہ ہماری سٹینڈنگ۔۔۔۔۔

(ہال میں مسلسل شور)

جناب سپیکر: وہ بات تو سنیں کیا کر رہا ہے، یا جاکے سارے شوکت یوسفزئی کو ماریں کہ وہ آپ کے ساتھ کیوں Agree کر رہا ہے۔

وزیر محنت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: جناب سپیکر! ایک طریقہ کار ہے ہماری سٹینڈنگ کمیٹیاں ہیں۔ دیکھو میں تو بات کر رہا تھا اپنی جو مجھے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بتائی گئی تھی وہ بات میں نے ان کو بتائی لیکن آپ مجھ سے پوچھنا چاہتے ہیں میں تو آپ سے پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ اس کو ہم کمیٹی کے حوالے کرتے ہیں کیونکہ۔۔۔۔۔

(ہال میں پھر سے شور)

جناب سپیکر: اس کو Admit کرنا ہے For discussion, for discussion ہے یار ڈیبیٹ ہے For discussion.

وزیر محنت، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: Sorry ڈیبیٹ، ڈیبیٹ کرنا چاہتے ہیں۔

جناب بلاول آفریدی: آپ جھوٹ بول رہے ہیں آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔

(ہال میں شور)

وزیر محنت، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: مړه کبنینه څه دي شکل ته د اوګوره جھوٹ بول رہے ہیں۔ شکل ته د اوګوره مړه ته خبرو له راغلي ئي، کبنینه په قلاره مړه نمبري جوړوئ۔ د پیسو په زور راغلی ئي ته ما سره خبرې کوي مړه کبنینه۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the adjournment motion, moved by the honourable Member, may be admitted for detailed discussion, for detailed-----

(ہال میں شور)

جناب سپیکر: یرہ بیٹھ جاؤ۔

(ہال میں شور اور لڑائی)

جناب سپیکر: نثار خان! میں تم پہ پابندی لگا دوں گا ایوان کے اندر۔

(ہال میں شور اور لڑائی)

جناب سپیکر: کامران کو باہر لے آؤ۔ The sitting is adjourned till 13th September 2021, 02:00 pm Monday afternoon.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 13 ستمبر 2021ء دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)